4مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

گذشتہ برس کی نسبت مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ بلحاظ جی ڈی پی برقرار رہا ؛ جبکہ ابتدائی زرِ فاضل میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا جس کی بنیادی وجہ غیرسودی اخراجات میں واضح کمی آنا اور مجموعی آمدنی میں اضافے کی رفتار قدرے بڑھنا تھی ۔ غیرسودی مصارف میں سُست روی کی بڑی وجہ زرِ اعانت اور گرانٹس میں واضح کمی آنا تھی ۔ آمدنی جمع کرنے حکومتی اقدامات ، مہنگائی اور بلند سودی شرحوں کے باعث ٹیکس وصولیاں بڑھیں — بیشتر بلاواسطہ ٹیکس ؛ جبکہ پیٹرولیم لیوی میں اضافے اور صوبوں اور سرکاری شعبوں کے کاروباری اداروں کی طرف سے بلند مارک اپ ادائیگیوں کے سبب کی غیر ٹیکس آمدنی بڑھ گئی ۔ دوسری طرف ، آمدنی کے خسارے میں کمی آئی ، جو مجموعی محاصل کی نسبت اخراجات جاریہ کی بلند نمو کو ظاہر کرتا ہے ۔ اگرچہ حکومت نے ترقیاتی اخراجات محدود رکھے ، تاہم سودی اخراجات ، جن میں گذشتہ برس کمی آئی تھی ، بہ سرعت بحال ہوگئے ۔ مزید برآں ، ایف بی آر درآمدات میں کمی اور سُست معاشی سرگرمیوں کے سبب ششماہی ہدف حاصل نہ کرسکا ۔ حکومت نے بیرونی مالکاری کی کمی کے سبب اپنے مالیاتی خسارے کی مالکاری کے لیے ملکی وسائل پر انحصار کیا ۔ اضافی قرضوں کا جھکاؤ طویل مدتی ، رواں شرح کے پی آئی بیز اور اجارہ صکوک کی جانب رہا ۔ اگرچہ خاکۂقرض میں طوالت کے سبب اجرائے ثانی کے امکانات کم ہوئے ، تاہم شرح سود میں اضافے کے ماحول کے سبب اس کی نوقیمت بندی کے خطرات بڑھ گئے ۔

4.1مالیاتی رجحانات اور پالیسی جائزہ[1]

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت مالیاتی خسارہ 2.0 فیصد رہا(**شکل 4.1 الف**)۔[2] تاہم، غیر سودی اخراجات معتدل ہونے کے ہمراہ محاصل میں معقول اضافہ ابتدائی توازن میں کے بلند زرِ فاضل کا سبب بنا۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ابتدائی توازن میں جی ڈی پی کا 1.1 فیصد زرِ فاضل درج کیا گیا، جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 0.1 فیصد تھی(**شکل 4.1ب**)۔

تاہم، گذشتہ سال کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی میں محصولاتی توازن، جو اخراجات جاریہ کی مالکاری کے لیے مجموعی محاصل کی استعداد کا تعین کرتا ہے، کم ہوگیا(**شکل 4.1ج**)۔ اس کی وجہ گذشتہ برس کی نسبت مارک اپ ادائیگیوں میں بڑا اضافہ ہوا ہونا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گذشتہ برس کے 0.7 فیصد کی نسبت

شکل 4.1 الف: مالیاتی توازن

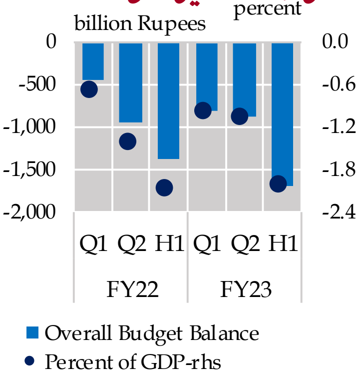

شکل 4.1 ب: بنیادی توازن

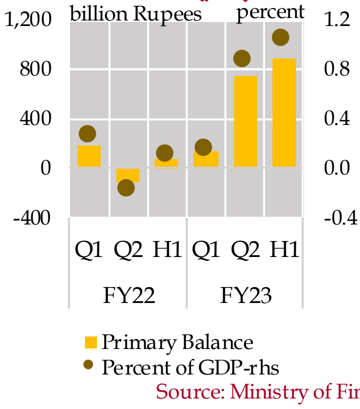

شکل 4.1 ج: محاصل کا توازن

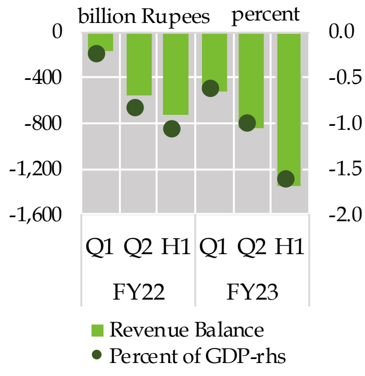

Source: Ministry of Finance

---

[1] اس سیکشن اور پورے باب میں، نظر ثانی شدہ جی ڈی پی کو م س 23ء کی پہلی ششماہی میں مختلف اظہاریوں کی کارکردگی جانچنے کے لیے استعمال کیا گیا۔

[2] م س 23ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ سالانہ ہدف کا 44.3 فیصد رہا، جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 28.9 فیصد تھا۔

جدول 4.1: پہلی ششماہی میں مجموعی مالیاتی اظہاریے

ارب روپے، فیصدی نمو

			نمو		جی ڈی پی کا فیصد	
	م س22ء	م س22ء	م س22ء	م س22ء	م س22ء	م س23ء
1۔ مجموعی محاصل (الف+ب)	**3,956.0**	**4,698.9**	**18.0**	**18.8**	**5.9**	**5.6**
(الف) ٹیکس محاصل	3,191.0	3,731.9	29.9	16.9	4.8	4.4
وفاقی	2,919.8	3,428.8	32.1	17.4	4.4	4.1
صوبائی	271.2	303.0	10.3	11.7	0.4	0.4
2۔ نان ٹیکس	764.9	967.1	-14.6	26.4	1.1	1.1
وفاقی	697.4	896.4	-17.8	28.5	1.0	1.1
صوبائی	67.6	70.7	43.1	4.5	0.1	0.1
2۔ مجموعی اخراجات (الف+ب+ج)	**5,327.8**	**6,382.4**	**18.7**	**19.8**	**8.0**	**7.6**
(الف) اخراجاتِ جاریہ	4,675.7	6,061.2	16.0	29.6	7.0	7.2
جس میں: مارک اپ ادائیگیاں	1,452.9	2,573.1	-1.5	77.1	2.2	3.1
دفاع	520.5	638.9	7.0	22.7	0.8	0.8
نان مارک اپ جاریہ اخراجات (وفاقی)	3,222.8	3,488.2	26.2	8.2	4.8	4.1
(ب) ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری	571.5	636.6	24.8	11.4	0.9	0.8
(ج) شماریاتی فرق	80.6	-315.4	4,145.4	-491.2	0.1	-0.4
3۔ مجموعی بجٹ توازن	**-1,371.8**	**-1,683.5**	**20.6**	**22.7**	**-2.0**	**-2.0**
4۔ ابتدائی توازن	**81.1**	**889.6**	**-76.0**	**997.3**	**0.1**	**1.1**
5۔ محاصل (الف+ب)	**-719.7**	**-1,362.3**	**6.1**	**89.3**	**-1.1**	**-1.6**
6۔ قرضے (الف+ب)	**1,371.8**	**1,683.5**	**20.6**	**22.7**	**2.0**	**2.0**
(الف) بیرونی (خالص)	1,025.6	-296.3	125.7	-128.9	1.5	-0.4
(ب) ملکی (خالص)	346.2	1,979.8	-49.4	471.9	0.5	2.4

ماخذ: وزارتِ خزانہ

مجموعی صوبائی اکاؤنٹس میں بھی جی ڈی پی کا 0.1 فیصد پست زرفاضل درج کیا گیا (**جدول 4.1**)۔

درست پس منظر میں دیکھا جائے تو آئی ایم ایف کے توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) پروگرام کے تحت مالیاتی استحکام کے لیے جاری کوششوں کے دوران، م س 23ء میں حکومت نے بجٹ خسارے کا ہدف کم کر کے اسے جی ڈی پی کا 4.9 فیصد مقرر کیا، جو پچھلے سال 7.9 فیصد تھا۔ ٹیکس وصولی میں مضبوط توسیع اور توانائی کے زرِاعانت اور گرانٹس میں کمی مطلوبہ مالیاتی نتائج کے اہم عناصر تھے۔ تاہم، سودی اخراجات میں تیزی سے اضافے اور ایف بی آر ٹیکسوں میں ہدف سے کم نمو کی وجہ سے م س 23ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے لحاظ سے مالیاتی خسارہ تقریباً م س 21ء کی پہلی ششماہی کے برابر رہا۔

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی اخراجات میں اضافہ گزشتہ سال کی نسبت تھوڑا سا بلند رہا، جو موجودہ اور ترقیاتی اخراجات دونوں میں توسیع سے منسوب ہے۔ موجودہ اخراجات میں نصف سے زائد اضافہ بڑی مارک اپ ادائیگیوں سے ہوا، جو شرح سود میں اضافے کے ماحول کے سبب قرضوں میں بلند اضافے اور رواں

جدول 4.2: پاکستان میں محاصل کی مجموعی وصولی

ارب روپے، نمو فیصد میں

	وصولیاں						نمو					
	سہ1		سہ2		پہلی ششماہی		سہ1		سہ2		پہلی ششماہی	
	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء
مجموعی محاصل (1+2)	**1,809**	**2,017**	**2,147**	**2,682**	**3,956**	**4,699**	**22.3**	**11.5**	**14.7**	**24.9**	**18**	**18.8**
1۔ ٹیکس محاصل (الف+ب)	1,533	1,782	1,658	1,950	3,191	3,732	36.6	16.3	24.4	17.6	29.9	16.9
(الف) وفاقی	*1,398*	*1,634*	*1,522*	*1,795*	*2,920*	*3,429*	*38.3*	*16.9*	*26.9*	*17.9*	*32.1*	*17.4*
(ب) صوبائی	*135*	*148*	*136*	*155*	*271*	*303*	*20.6*	*9.9*	*1.8*	*13.5*	*10.3*	*11.7*
2۔ غیر ٹیکس محاصل	276	235	489	732	765	967	-22.6	-14.8	-9.2	49.7	-14.6	26.4

ماخذ: وزارتِ خزانہ

شرح قرض کے بڑھتے ہوئے حصے کی وجہ سے بحال ہوا۔ م س23ء کی پہلی ششماہی میں زرِ اعانت اور گرانٹس میں خاطر خواہ کمی کی وجہ سے غیر سودی اخراجاتِ جاریہ میں کمی واقع ہوئی، جبکہ دیگر اخراجات بشمول پنشن، سول حکومت چلانے اور دفاعی خدمات میں نمایاں اضافہ درج ہوا۔ سول حکومت چلانے پر بلند اخراجات عارضی ریلیف الاؤنسز کے اعلان اور وفاقی سول، ڈیفنس اور سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کی عکاسی کرتے ہیں۔ اسی طرح پنشن کی شرحوں میں سالانہ اضافے کی وجہ سے پنشن کی ادائیگیاں بھی بڑھ گئیں۔

دوسری جانب، بجلی کے شعبے کی زرِ اعانت بشمول گردشی قرضہ مینجمنٹ پلان (CDMP) کے تحت بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں (ڈسکوز)، خود مختار بجلی ساز اداروں (آئی پی پیز) واپڈا/پیپکو اور کے الیکٹرک کو نرخوں میں فرق کی ادائیگیاں بجٹ اہداف سے کم رہیں، حالانکہ م س23ء کی پہلی ششماہی میں گردشی قرضوں میں اضافہ ہوا۔ اسی طرح کا سکڑاؤ گرانٹس کے مجموعی حجم میں بھی نظر آتا ہے، جس کی بنیادی وجہ کووڈ سے متعلقہ ادائیگیوں کی عدم موجودگی ہے۔[3] سیلاب متاثرین کے لیے نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (NDMA) اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام (BISP) کے ذریعے تقسیم کردہ رقوم سب سے بڑی وفاقی گرانٹس تھیں۔ گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت م س23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی ترقیاتی اخراجات میں معتدل نمو دکھائی دی۔

محاصل کے اعتبار سے، مالی سال 23 کی پہلی ششماہی میں ٹیکس محاصل اور نان ٹیکس محاصل دونوں میں اضافہ ہوا۔ علی الخصوص، نان ٹیکس محاصل نے پچھلے سال کے رجحانات تبدیل کر دیے، اور گذشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت یہ محاصل کی نمو کو تھوڑا سا بڑھانے میں مددگار ثابت ہوئے۔ ٹیکس محاصل میں ساری کی ساری نمو گھریلو ٹیکسوں (بلاواسطہ ٹیکس، سیلز ٹیکس، ایف ای ڈی) سے پیدا ہوئی، اس کے برعکس گذشتہ سال درآمدات سے متعلقہ ٹیکسوں نے بنیادی طور پر نمو کو تقویت دی تھی۔ نتیجتاً، بالواسطہ ٹیکسوں کے ذریعے ملکی ٹیکسوں میں نمو کی تقریباً مکمل طور پر وضاحت ہوتی ہے، جس میں مالی سال 23ء کے بجٹ میں متعارف کرائے گئے محاصل جمع کرنے کے اقدامات - بشمول بینکوں اور غیر بینک فرموں پر نئے سپر ٹیکس کا نفاذ، بلند مہنگائی اور شرح سود کے محاصل پر اثرات اور ایف بی آر کے عندالطلب وصولی کے نوٹسز کے ذریعے بلند وصولیاں - سے بڑی تحریک ملی۔ ایف بی آر کی ٹیکس ایڈمنسٹریشن کی کوششیں اور اصلاحات بھی ان پیش رفتوں کے لیے معاون ثابت ہوئیں۔

[3] م س22ء کی پہلی ششماہی میں کووڈ سے متعلقہ گرانٹس، وفاقی گرانٹس کے لیے ایک بڑا ذریعہ بنی رہیں، اور اس میں 102 ارب روپے تھا۔

درآمدات سے متعلق ٹیکسوں کی وجہ سے ٹیکس محاصل میں کمی واقع ہوئی، جو درآمدات میں سُست روی کی عکاس ہے۔ عوام کو ریلیف دینے کے لیے طلب میں کمی، تباہ کن سیلاب، اور درآمد شدہ خام تیل اور پیٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی کی شرح صفر ہونا بھی ٹیکس کی وصولی کے لیے چیلنج ثابت ہوا۔ یہ سب عوامل مل کر ٹیکس محاصل میں کمی کا باعث بنے، اور ایف بی آر ششماہی ہدف حاصل کرنے سے قاصر رہا۔ دوسری طرف بلند پٹرولیم لیوی، حکومت کو مارک اپ ادائیگیاں (پی ایس ایز اور دیگر سے) اور جب تیل کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان جاری تھا، تب سرکاری اداروں کی طرف سے تیل اور گیس پر ادا کردہ رائیلٹیز کی بنا پر نان ٹیکس محاصل میں اضافہ ہوا۔

م س23ء کی پہلی ششماہی کے دوران میں بڑے مالیاتی خسارے کے سبب حکومت کی مالیاتی ضروریات میں اضافہ ہوا۔ محدود بیرونی ماکاری کے باعث زیادہ تر خسارے کی ماکاری ملکی وسائل سے کی گئی۔ اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے سرکاری قرضے کا جھکاؤ طویل مدتی متغیر شرحوں کے آلات بالخصوص پی آئی بیز اور حکومتِ پاکستان کے اجارہ صکوک کی جانب رہا۔ حکومت نے اپنے ٹی بلز اور بیرونی تجارتی قرضوں کی جزوی ادائیگی کر دی۔ اگرچہ رواں شرح آلات کے ذریعے خاکہ قرض طویل ہونے سے اجرائے ثانی کا خطرہ کم ہوا، تاہم، شرح سود کے بلند ماحول کے پس منظر میں نو قیمت بندی کا خطرہ سامنے آیا۔ مزید بر آں، م س23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سود کی ادائیگیوں میں اضافے، ایف بی آر کی محاصل کی ہدف سے وصولیوں اور ناکافی بیرونی ماکاری کی وجہ سے ملک کی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں کمی آئی۔

4.2 محاصل

م س23ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی محاصل 18.8 فیصد بڑھے، جو گزشتہ سال کی 18.0 فیصد نمو کی نسبت تھوڑے سے زیادہ ہیں (**جدول 4.2**)۔ اگرچہ ٹیکس محاصل کی شرح نمو، جو کہ ایک بڑا حصہ دار ہے، گزشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً نصف رہ گئی، تاہم غیر ٹیکس محاصل کی نمو منفی سے تبدیل ہو کر نمایاں طور پر مثبت ہو گئی (**شکل 4.2**)۔

شکل 4.2 : محاصل میں فیصدی حصہ

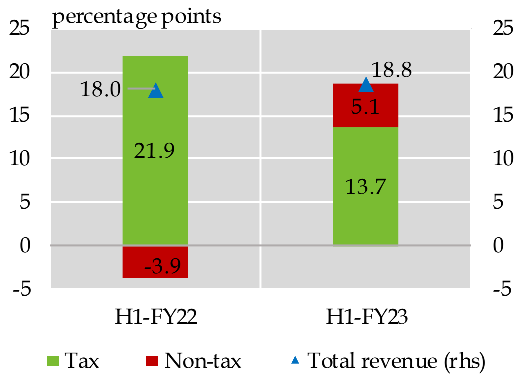

Source: Ministry of Finance

سہ ماہی وار اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ پہلی سہ ماہی کی نسبت دوسری سہ ماہی کے دوران مجموعی آمدنی میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ جس کا سبب دوسری سہ ماہی میں غیر ٹیکس محاصل کا مثبت حصہ تھا، جو مارک اپ ادائیگیوں (پی ایس ایز اور دیگر سے)، تیل اور گیس کی رائلٹی، اور اسٹیٹ بینک کے زائد منافع کی منتقلی (بشمول گزشتہ سال کے بقایاجات) کے نتیجے میں بڑھا۔ دونوں سہ ماہیوں میں ٹیکس محاصل میں تقریباً ایک ہی رفتار سے اضافہ ہوا۔

اگرچہ وفاقی ٹیکس محاصل کو ایف بی آر کے انتظامی اور محاصل مجتمع کرنے کے اقدامات، نیز مہنگائی اور بڑھتی ہوئی شرح سود کے محاصل پر اثرات سے جلا ملی، تاہم، درآمدات میں سست روی، سیلاب، اور معدوم معاشی سرگرمیوں کی وجہ سے اس سلسلے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ شرح مبادلہ میں کمی نے درآمدات میں کمی کے اثرات کو جزواً کم کر دیا۔

ایف بی آر ٹیکس

م س23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر کی خالص ٹیکس وصولی میں 17.4 فیصد اضافہ ہوا، جو گزشتہ سال 32.5 فیصد تھا (**جدول 4.3**)۔ لگ بھگ یہ تمام تر اضافہ گھریلو بلاواسطہ ٹیکسوں کی بدولت حاصل ہوا، جن میں م س23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 56.3 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ گھریلو سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولیوں میں بھی اضافہ ہوا؛ تاہم، درآمدات سے متعلقہ اجزا (بشمول کسٹم ڈیوٹی) میں کمی نے اسے زائل کر دیا۔ م س23ء کی پہلی ششماہی میں

جدول 4.3: پہلی ششماہی میں ایف بی آر کے ٹیکس محاصل

ارب روپے، نمو فیصد میں

	وصولیاں		فیصدی تبدیلی		م س23ء کی نمو میں حصہ	م س23ء کی پہلی ششماہی کا ہدف	ہدف کا فیصد
	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء			
(الف)۔بلاواسطہ ٹیکس	1,021	1,526	23.6	49.4	17.3	1,547	99
درآمدات	*141*	*149*	*دستیاب نہیں	*6.1*	*0.3*	–	–
ملکی	*881*	*1,376*	*دستیاب نہیں	*56.3*	*17.0*	–	–
(ب)۔بالواسطہ ٹیکس(1+2+3)	1,899	1,903	37.8	0.2	0.2	2,099	91
1) سیلز ٹیکس	1,275	1,272	39.1	-0.2	-0.1	1,376	92
درآمدات	*892*	*825*	*75.4*	*-7.6*	*-2.3*	–	–
ملکی	*383*	*447*	*-6.2*	*16.8*	*2.2*	–	–
2) فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	146	164	15.3	12.3	0.6	179	92
درآمدات	*12*	*6*	*27.6*	*-53.3*	*-0.2*	–	–
ملکی	*134*	*159*	*14.3*	*18.3*	*0.8*	–	–
3) کسٹم	477	467	42.8	-2.1	-0.4	543	86
درآمدات	*477*	*467*	*42.8*	*-2.1*	*-0.4*	*543*	*86*
ملکی	–	–	–	–	–	–	–
مجموعہ (الف+ب)	2,920	3,429	32.5	17.4	–	3,646	94

*بلاواسطہ ٹیکس کی تفصیلات دستیاب نہیں ہیں۔

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

تمام گھریلو ٹیکسوں (بلاواسطہ ٹیکس، سیلز ٹیکس، اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی) میں نمو آئی، اس کے برعکس درآمدات سے متعلقہ ٹیکسوں (سیلز ٹیکس، کسٹم ڈیوٹی، اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی) نے مرکزی کردار کیا تھا(**شکل 4.3**)۔

گزشتہ سال کی نسبت م س23ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکس محاصل کی نمو میں کمی آئی، جس کی وجوہ درآمدات میں کمی، طلب میں تخفیف، تباہ کن سیلاب کے باعث معاشی سرگرمیوں میں کمی، اور ایف بی آر کے اہداف میں کمی کی وجہ سے محاصل بڑھانے کے اقدامات کا عدالتوں میں زیرِ التوا ہونا ہیں۔

مزید برآں، درآمد شدہ پیٹرولیم مصنوعات اور خام تیل پر جی ایس ٹی عائد نہ ہونے اور سیلاب متاثرین کو ریلیف دینے کے اقدامات کے تحت تمام ڈیوٹی اور ٹیکسوں میں عارضی استثنا کے سبب ٹیکس وصولی میں رکاوٹیں پیدا ہوئیں۔ مزید برآں، م س23ء کی پہلی ششماہی میں جاری کردہ ریفنڈز بھی گزشتہ سال کی اسی عرصے کی نسبت 18.1 فیصد زیادہ تھے۔

اس سے قطع نظر ٹیکس محاصل میں نمو م س23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ذیل میں درج اہم عوامل کی مرہونِ منت ہے:

الف) مالیاتی (ضمنی) ایکٹ 2022ء اور فنانس ایکٹ 2022ء میں متعارف کرائے گئے محاصل مجتمع کرنے کے اقدامات، بشمول انکم ٹیکس کی شرحوں پر نظر ثانی؛ بلند آمدنی والے افراد پر سپر ٹیکس کا نفاذ؛ ٹیکس گذاروں کی تعداد میں اضافے کے اقدامات - مثال کے طور پر تصور کردہ آمدنی پر ٹیکس؛ اور گھریلو جی ایس ٹی کا استثنا ختم کرنا۔

ب)ایف بی آر کی انتظامی کوششیں برائے ٹیکس کی تعمیل اور کاروبار میں آسانی پیدا کرنے، بشمول سنکرونائزڈ ودہولڈنگ ایڈمنسٹریشن اینڈ پیمنٹ سسٹم(SWAPS)؛ تنازعات کے حل کے متبادل طریقہ کار کی اصلاح؛ نیشنل سیلز ٹیکس گوشوارے؛ تمباکو اور چینی کے لیے نگرانی کا نظام (ٹی ٹی ایس)۔

ج)پہلی ششماہی میں اشیا اور خدمات کی مہنگائی، اس کے ساتھ ساتھ سرکاری تنخواہوں میں اضافے نے بھی ٹیکس وصولیوں کو سہارا دیا۔

د)بڑھتی ہوئی شرح سود نے سرکاری تمسکات، بچت ڈپازٹس، بچت سرٹیفکیٹ پر نفع، بینکوں کی نفع آوری اور ان پر انکم ٹیکس کی ادائیگی بڑھادی۔

بجٹ اہداف کے لحاظ سے، مالی سال 23 کی پہلی ششماہی میں مجموعی ٹیکس وصولیاں ہدف کا 94 فیصد رہیں؛ پچھلے سال کی پہلی ششماہی میں، ان وصولیوں نے بڑی شرح کے فرق سے مجموعی ہدف عبور کیا تھا۔ ماہانہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑی کمی صرف دسمبر 2022ء کے مہینے میں ہوئی (**شکل 4.4**)۔ ایف بی آر کے مطابق اس کی وجہ فنانس ایکٹ 2022ء میں محاصل بڑھانے کی غرض سے اعلان کردہ 250 ارب روپے مالیت کے کچھ اقدامات ہیں، جن کا نفاذ عدالتوں میں زیرِ التوا ہونے کے باعث نہ ہوسکا۔[4] اس کے ساتھ ساتھ دوسری سہ ماہی میں درآمدی دباؤ کی وجہ سے درآمدات سے ٹیکس وصولی ہدف سے کم رہی (**جدول 4.3**)۔

ایف بی آر کے انتظامی اقدامات

ایف بی آر کی جانب سے م س 22ء اور م س 23ء میں کیے گئے مختلف انتظامی اقدامات ٹیکس وصولی کو آگے بڑھانے، ٹیکس کی تعمیل کو بہتر بنانے اور کاروبار کرنے میں آسانی پیدا کرنے میں اہم ثابت ہوئے۔ ان میں سے کچھ اقدامات یہاں قابل ذکر ہیں:

شکل 4.3: ٹیکس محاصل میں حصہ

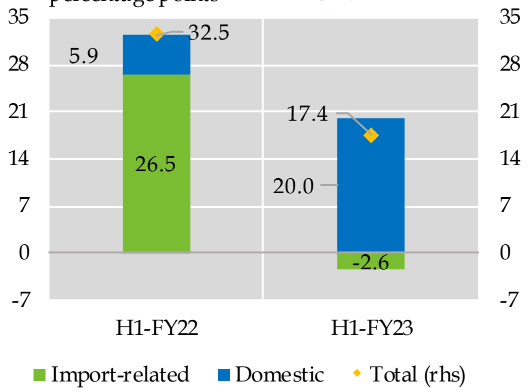

Source: Federal Board of Revenue

الف) فنانس ایکٹ 2022ء کے تحت کاروبار کرنے میں آسانی فراہم کرنے کی غرض سے تنازعات عدالتوں سے باہر حل کرنے کے طریقہ کار کو بہتر بنایا گیا، تاکہ اس کی کارگزاری مزید مؤثر بنائی جاسکے۔

ب) فنانس ایکٹ 2022ء میں ودہولڈنگ ٹیکس کی وصولی اور کٹوتی کا خودکار نظام (SWAPS) متعارف کرایا گیا تھا جس کا مقصد ودہولڈنگ ایجنٹس کے ذریعے ودہولڈنگ ٹیکس کی وصولی اور کٹوتی کو آسان اور رکاوٹیں دور کرنا ہے۔

ج) اُن سیلز ٹیکس ایجنٹس، بشمول سطح-1 خردہ فروشوں، کے گیس اور بجلی کے کنکشنوں کو منقطع کرنا، جو سیلز ٹیکس کے اندراج میں ناکام رہتے ہیں، یا سطح-1 کے نوٹیفائیڈ خردہ فروش جو رجسٹرڈ ہیں لیکن بورڈ کے کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے ساتھ منسلک نہیں ہیں۔ اس اقدام کا اعلان فنانس ایکٹ 2022ء میں کیا گیا تھا۔

د) 2021ء کے آخر میں شروع کی گئی پوائنٹ آف سیل (POS) انعامی اسکیم، صارفین کو سطح اوّل خردہ فروشوں، جو ایف بی آر کے آن لائن POS سسٹم کے ساتھ رجسٹرڈ اور مربوط ہیں، سے خریداری کی ترغیب دلاتی ہے۔[5]

ھ) جنوری 2022ء میں نیشنل سیلز ٹیکس گوشواروں (این ایس ٹی آر) متعارف کرایا گیا تاکہ سیلز ٹیکس ریٹرن فائل کرنے کو آسان اور مضبوط بنا کر کاروبار کرنے میں آسانی کو بڑھایا جاسکے۔[6]

---

[4] ماخذ: ایف بی آر پریس ریلیز بتاریخ 31 دسمبر 2022ء، ماخذ: www.fbr.gov.pk/pr/fbr-achieves-unprecedented-growth-of-66-in-di/173748/2022

[5] ایک صارف آسان ٹیکس ایپلی کیشن کے ذریعے انوائسز کی تصدیق کرکے الیکٹرونک قرعہ اندازی میں نقد انعامات جیت سکتا ہے، جو قرعہ اندازیوں کا حصہ بن جاتا ہے۔ 15 جنوری 2022ء کو پہلی قرعہ اندازی ہوئی تھی، جس کے بعد ماہانہ قرعہ اندازیاں 15 اکتوبر 2022ء تک جاری رہیں۔ یہ اسکیم 15 نومبر 2022ء سے 15 جنوری 2023ء تک عارضی طور پر معطل رہی۔

[6] این ایس ٹی آر کو ملک بھر میں بتدریج نافذ کیا جارہا ہے۔

شکل 4.4 : ہدف کی نسبت حقیقی ماہانہ وصولی

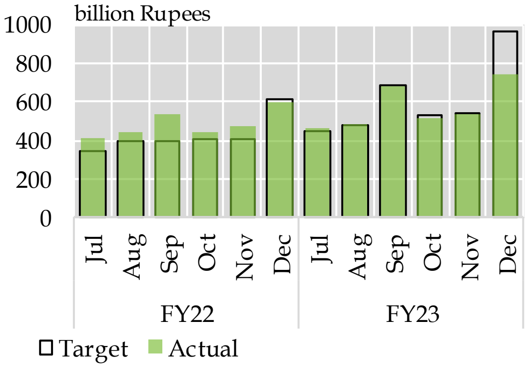

Source: Federal Board of Revenue Press Releases

و) تمباکو اور چینی کی صنعتوں کے لیے مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں متعارف کردہ ٹریک اینڈ ٹریس سسٹم (TTS) کے مثبت نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ م س 23ء پہلی ششماہی میں چینی اور سگریٹ کی فروخت سے وصول شدہ سیلز ٹیکس میں بالترتیب 9.2 فیصد اور 25.9 فیصد اضافہ ہوا۔

بلاواسطہ ٹیکس سے سال بسال ٹیکس محاصل میں اضافہ ہوا

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت بلاواسطہ ٹیکس نمو کی شرح اور ٹیکس محاصل کا حصہ دگنا ہو گیا، جبکہ بلواسطہ ٹیکس جامد رہے (**شکل 4.5** اور **جدول 4.4**)۔ بلاواسطہ ٹیکسوں کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں بڑا حصہ ودہولڈنگ ٹیکسوں، رضاکارانہ ادائیگیوں اور اس کے بعد عندالطلب وصولیوں کا ہے۔

ودہولڈنگ ٹیکس

بینک کے سود اور تمسکات سے ودہولڈنگ ٹیکس کی وصولی میں دو اہم عوامل کی وجہ سے نمایاں اضافہ ہوا: الف) وفاقی حکومت کی تمسکات میں سرمایہ کاری پر کم شرح

شکل 4.5: پہلی ششماہی کے دوران ٹیکس محاصل کی نمو میں بلاواسطہ اور بالواسطہ ٹیکسوں کا حصہ

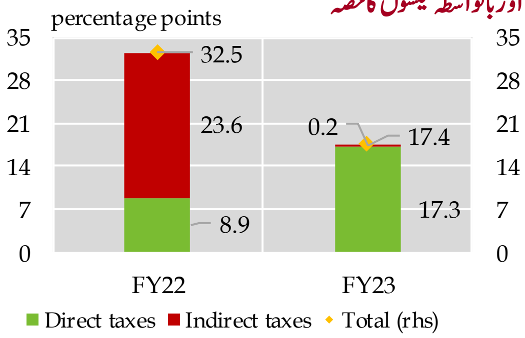

Source: Federal Board of Revenue

کے فوائد کا استثنا واپس لینا۔ اس سے قبل بینکاری کمپنیوں کے علاوہ تمام افراد کے لیے قرض پر منافع کے عوض 15 فیصد ٹیکس لگایا جاتا تھا، اب فنانس ایکٹ 2022ء کے تحت، اس شرح کا اطلاق صرف 50 لاکھ روپے تک منافع حاصل کرنے والے افراد ہوتا ہے۔[7] فعال ٹیکس دہندگان کی فہرست (ATL) میں شامل نہ ہونے والوں کے لیے یہ شرح دگنی ہو جاتی ہے۔ ب) بڑھتی ہوئی شرح سود کی وجہ سے سرکاری تمسکات میں بینک ڈپازٹس کی سرمایہ کاری اور قومی بچت کے سرٹیفکیٹس پر زیادہ منافع ہوا، جس سے ودہولڈنگ ٹیکس جمع کرنے میں مدد ملی۔

معاہدوں کے حوالے سے رائٹ (REIT) مینجمنٹ سروسز اور نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ۔[8] دوم، سیکشن 153 کے تحت اشیا یا خدمات بشمول خوردنی تیل، چاول، ٹرانسپورٹ خدمات، باربرداری خدمات، فضائی کارگو خدمات اور کوریئر خدمات مسلسل مہنگائی کے سبب ودہولڈنگ ٹیکس کی بلند وصولی کا باعث بنیں۔[9]

بجلی کی فی یونٹ لاگت میں اضافے کی وجہ سے بجلی کے بلوں سے بھی ودہولڈنگ ٹیکس وصولی میں اضافہ دیکھا گیا۔[10] مزید برآں، ٹیکس گزاروں کی تعداد میں

---

[7] اس کم شرح کے فائدے کی وسعت میں تخفیف کر دی گئی ہے۔

[8] یہاں "معاہدے" سے مراد انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کے سیکشن 153 کا حوالہ ہے۔

[9] مثال کے طور پر م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹرانسپورٹ خدمات میں 57.8 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

[10] گذشتہ سال کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی میں بجلی کے چارجز میں 31.4 فیصد اضافہ ہوا۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اضافے کی غرض سے خردہ فروشوں کو بجلی کے بلوں کے ذریعے معین انکم ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے (**جدول 4.5**)۔[11]

اسی طرح، بجٹ میں انکم ٹیکس کی سطحوں (سلیب) کے لیے بتدریج بڑھنے والی شرحوں میں اضافہ کیا گیا۔ جبکہ سلیبس کی تعداد 12 سے کم کرکے 7 کردی گئی ہے۔ جن تنخواہ داروں کی ٹیکس کے قابل آمدنی درمیانے سلیب کی اوپری سطح (2.4 ملین روپے تا 3.5 ملین روپے) کے قریب یا 3.6 ملین روپے (اولین تین سلیبس) سے زیادہ ہے، مالی سال 22ء کی نسبت ان افراد کے ٹیکس واجبات میں اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ م س 23ء میں سرکاری اہلکاروں یا ملازمین کی تنخواہوں میں بھی اضافہ ہوا، جس سے ان کی ٹیکس کے قابل آمدنی میں اضافہ ہوا۔ ان اقدامات کی بدولت تنخواہوں کی ذیلی مد کے تحت ودہولڈنگ ٹیکس کی وصولی بھی بلند ہوگئی (**جدول 4.4**)۔[12]

جدول 4.4: پہلی ششماہی وصول شدہ بلاواسطہ ٹیکس

ارب روپے، نمو فیصد میں

	وصولیاں		سال بسال نمو	
	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء
عندالطلب وصولی	**20.3**	**49.2**	**-47.3**	**142.7**
رضاکارانہ ادائیگیاں	**312.0**	**543.7**	**21.5**	**74.2**
پیشگی ادائیگیاں	245.3	449.0	15.9	83.0
ودہولڈنگ ٹیکس	**665.1**	**923.8**	**16.8**	**38.9**
بینک کا سود اور تمسکات	64.5	138.4	-4.6	114.6
ٹھیکے	133.8	183.3	11.2	37.1
تنخواہوں	84.5	117.7	21.0	39.3
بجلی کے بل	31.8	55.7	22.9	74.9
درآمدات	132.4	148.5	45.8	12.1
غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی	35.6	68.7	دستیاب نہیں	93.3
خالص بلاواسطہ ٹیکس	**1,021**	**1,526**	**23.6**	**49.4%**

نوٹ: خالص بلاواسطہ ٹیکس میں بلاواسطہ ٹیکس ریفنڈز کے لیے مطابقت پیدا کی جاتی ہے۔ جدول میں دیگر رقوم خام بنیادوں پر درج ہیں۔

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

اس کے ساتھ ساتھ غیر منقولہ جائیداد کی خرید و فروخت یا منتقلی پر ودہولڈنگ ٹیکس ایک فیصد سے بڑھا کر 2 کر دیا گیا۔ مزید برآں، اس ٹیکس کو قبضے کی مدت سے قطع نظر وصول کیا جانا تھا۔[13] وہ خریدار جو فعال ٹیکس گذاروں کی فہرست میں موجود نہیں ہیں، ان کے لیے اس کی شرح 250 فیصد تک بڑھ جائے گی۔ ان اقدامات کی وجہ سے جائیداد کی خرید وفروخت سے ودہولڈنگ ٹیکس زیادہ وصولی ہوئی۔ آخراً، درآمدات سے ودہولڈنگ کی وصولیوں کو بھی ٹیکس کی شرح -2 فیصد بڑھ کر 3.5 فیصد تک؛ میں اضافے سے جلا ملی؛ فعال ٹیکس گذاروں کی فہرست میں موجود نہ ہونے والے درآمد کنند گان کے لیے یہ شرح دوگنی ہے۔

رضاکارانہ ادائیگیاں

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس مد کی وصولی میں 74.2 فیصد کا بڑا اضافہ ہوا، جس نے گذشتہ برس کی 21.5 فیصد کی شرح نمو کو پیچھے چھوڑ دیا (**جدول 4.4**)۔ یہ نمو کو تین عوامل سے منسوب کیا جاسکتا ہے:

الف) م س 23ء میں بینکوں کا کم از کم ٹیکس 35 سے بڑھ کر 39 فیصد تک پہنچ گیا۔

ب) سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری سے ہونے والی آمدنی پر ٹیکس، جو قرضہ تا ڈپازٹ تناسب سے منسلک ہے، م س 22ء اور بعد ازاں بڑھ گئی (**جدول 4.6**)۔

[11] ماخذ: فنانس ایکٹ 2022ء

[12] بی پی ایس 2017ء کے تنخواہوں کے ڈھانچے کو بی پی ایس 2022ء سے تبدیل کر دیا گیا، اور تنخواہوں کی حدود پر نظر ثانی کی گئی۔ مزید برآں، بنیادی تنخواہ پر 15 فیصد عارضی ریلیف بھی دیا گیا؛ اس سے قبل یہ 10 فیصد تھا۔ ماخذ: وزارت خزانہ۔ ماخذ: www.finance.gov.pk/circulars/circular_01072022.pdf

[13] قبل ازیں ہولڈنگ مدت چار سال سے زائد ہونے پر یہ ٹیکس شرح صفر تھی۔

جدول 4.5: خُردہ فروشوں اور خدمات فراہم کنندگان پر ودہولڈنگ ٹیکس

خالص ماہانہ بل	ودہولڈنگ ٹیکس
جہاں رقم 30 ہزار سے زائد نہ ہو۔	3 ہزار روپے
جہاں رقم 30 ہزار روپے سے زیادہ مگر 50 ہزار روپے سے کم ہو۔	5 ہزار روپے
جہاں رقم 50 ہزار روپے سے زیادہ مگر ایک لاکھ روپے سے کم ہو۔	10 ہزار روپے
خُردہ فروش اور خدمات فراہم کنندگان جیسا کہ بورڈ نے انکم ٹیکس کے عمومی درجے میں ظاہر کیا۔	2 لاکھ روپے تک

ماخذ: فنانس ایکٹ 2022ء

ج) نئے سیکشن 4 سی کے تحت زیادہ آمدنی والے افراد پر توسیعی سپر ٹیکس کا نفاذ (**جدول 4.7**)۔ مالی سال 23ء میں جن بینکاری کمپنیوں کی آمدنی 300 ملین روپے سے زیادہ تھی ان کے لیے سپر ٹیکس میں 4 سے 10 فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔[14] م س22ء میں ماضی مد نظر رکھتے ہوئے، غیر بینک فرموں پر 10 فیصد سپر ٹیکس عائد کیا گیا تھا۔

مزید برآں، اعلی شرح سود کے ماحول کے باعث بینکوں کا منافع بھی پچھلے سال کی نسبت خاصا بلند تھا۔ جنوری تا ستمبر 2022ء میں، بینکوں کا مجموعی قبل از ٹیکس منافع گزشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت 48.8 فیصد زائد تھا۔ نتیجتاً م س 23 کی پہلی ششماہی میں بینکوں سے انکم ٹیکس کی بلند وصولی ہوئی۔

عندالطلب وصولی:

گزشتہ سال کے معکوس رجحان کے برعکس، مالی سال 23 کی پہلی ششماہی میں پست اساس کے عوض عندالطلب وصولی میں 142.7 فیصد اضافہ ہوا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ فنانس ایکٹ 2021 کے ذریعے گزشتہ سال ایف بی آر کی جانب سے طلبیدہ نوٹسز میں دعوی کردہ واجب الادا ٹیکس وصولی کی تاریخ 30 ایام سے بڑھا کر 90 ایام کر دی گئی ہے۔ م س22ء کی دوسری ششماہی اور م س23ء کی پہلی ششماہی میں اس توسیع کا اثر کم ہو گیا۔[15]

ایک اور عنصر یہ ہو سکتا ہے کہ فنانس ایکٹ 2022ء میں طلبیدہ نوٹس میں جائزہ آرڈر کے اجرا کو پانچ سے بڑھا کر چھ سال کر دیا گیا تھا۔ مزید برآں، جن بینکوں نے پہلی سہ ماہی پیشگی ٹیکس کی ادائیگیاں (رضاکارانہ ادائیگیاں) نہیں کی تھیں، ایف بی آر اُن بینکوں سے بھی واجب الادا انکم ٹیکس وصول کر سکتا تھا۔ م س23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں کے زیادہ منافع کے پیش نظر عند الطلب وصولیوں کو بڑا فروغ ملا۔

بالواسطہ ٹیکس جامد ہو گئے

م س23ء کی پہلی ششماہی میں بالواسطہ ٹیکس جمود کا شکار رہے، کیونکہ پہلی ششماہی میں ان کی شرح میں محض 0.2 فیصد سال بسال اضافہ درج کیا گیا۔ پچھلے سال، یہ اضافہ 37.8 فیصد اضافہ تھا، جس میں بڑا کردار درآمدات سے متعلق ٹیکسوں نے ادا کیا تھا۔ اس کے برعکس، درآمدات سے متعلقہ ٹیکسوں کا پچھلے سال کی سطح سے نیچے آنے کی وجہ سے امسال ملکی وصولیاں نمایاں رہی (**شکل 4.6 الف**)۔

درآمدات میں کمی سے درآمدات سے متعلق ٹیکس وصولی میں کمی آتی ہے۔

گزشتہ سال کی بلند نمو کی نسبت مالی سال23ء کی پہلی ششماہی میں بالواسطہ درآمدات سے متعلقہ ٹیکسوں کی وصولیوں میں 6.1 فیصد کی کمی آئی۔ اس سال دوسری سہ ماہی میں درآمدات (روپوں میں) کم ہو گئیں، جس کی وجہ سے پہلی ششماہی میں کسٹم ڈیوٹی، سیلز ٹیکس، اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں کمی کے باعث وصولیاں پست ہو گئیں (**شکل 4.6 الف** اور **4.6 ب**)۔

---

[14] ٹیکس سال 2022ء تک، سُوپر ٹیکس سیکشن 4B کے تحت لاگو کیا جا رہا تھا - "سُوپر ٹیکس برائے عارضی بے گھر افراد کی بحالی"۔ ٹیکس سال 2023ء میں، ایک نیا سیکشن، 4C، متعارف کرایا گیا---"زیادہ کمانے والے افراد پر سپر ٹیکس"، جس کا ہدف ملک کے امیر طبقے ہیں۔

[15] م س22ء کی پہلی ششماہی میں اور م س23ء کی پہلی ششماہی میں عندالطلب وصولی میں بالترتیب 94 فیصد اور 142.7 فیصد اضافہ ہوا۔

دوسری سہ ماہی دوران یہ تمام ٹیکس روپوں میں درآمدی بل کم ہو جانے کے ساتھ ساتھ کم ہو گئے۔[16] پہلی سہ ماہی میں تیزی سے ہونے والی کمی نے ڈالر میں درآمدی بل کم ہو جانے کے محصولات پر اثرات زائل کر دیے تھے۔ تاہم، دوسری سہ ماہی میں، درآمدی نمو میں کمی نے شرح مبادلہ کی قدر میں کمی کے اثرات کی تلافی کر دی۔ دوسری سہ ماہی میں درآمدات سے متعلق ٹیکسوں میں کمی کے نتیجے میں پہلی ششماہی کی وصولیوں میں گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت کمی آئی۔[17] اس سے قطع نظر، پہلی ششماہی میں روپے کی قدر میں کمی نے ڈالر میں مائل بہ تنزل درآمدات کے مقابلے میں گنجائش فراہم کی۔

مصنوعات کے لحاظ سے، دوسری سہ ماہی میں درآمدات میں کمی (روپوں میں) زیادہ تر بڑے درآمدی زمروں بشمول گاڑیوں، برقی اور مکینیکل مشینری، پیٹرولیم مصنوعات، لوہے اور فولاد میں ہوئی۔ یہ کمی دیگر عوامل کے ساتھ ساتھ حکومت کی جانب سے درآمدات کو کم کرنے کے لیے مضبوط ضوابطی اور انتظامی اقدامات کی وجہ سے ہوئی۔[18]

مخصوص ٹیکسوں کے لحاظ سے کسٹم ڈیوٹی کی نسبت سیلز ٹیکس کو زیادہ زک پہنچی (**جدول 4.8**)۔ ایک وجہ چار درآمدی پیٹرولیم مصنوعات بشمول پیٹرول، مٹی کا تیل، ہائی اسپیڈ ڈیزل آئل اور لائٹ ڈیزل آئل پر صفر جی ایس ٹی تھی۔[19] ایک دوسری وجہ یہ تھی کہ سیلز ٹیکس کا حساب کسٹم ڈیوٹی کی اوپر لگایا جاتا ہے۔ م س23ء کی پہلی ششماہی میں ڈیوٹی لاگو ہونے والی درآمدات میں 0.5 فیصد (دوسری سہ ماہی میں 10.6 فیصد) کی تخفیف ہوئی، کسٹم ڈیوٹی کی وصولی (پہلی ششماہی میں 2.1 فیصد اور دوسری سہ ماہی میں 8.3 فیصد) کی نسبت سیلز ٹیکس کی وصولی میں زیادہ تیزی سے کمی آئی (پہلی ششماہی میں 7.6 فیصد اور دوسری سہ ماہی میں 15.2 فیصد))۔[20]

ملکی سیلز ٹیکس اورفیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولیوں نے بالواسطہ ٹیکسوں میں اضافہ کیا

م س23 کی پہلی ششماہی میں بالواسطہ ٹیکسوں (سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی) کی ملکی وصولی میں 17.2 فیصد اضافہ ہوا، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 1.1 فیصد کم ہوا تھا۔ یہ اضافہ مختلف عوامل بشمول فنانس (ضمنی) ایکٹ 2022ء اور فنانس ایکٹ 2022ء کے ذریعے جی ایس ٹی پر استثنا ختم کرنے کی وجہ سے ہوا۔[21]

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بڑھی ہوئی مہنگائی بھی جی ایس ٹی کی بلند وصولیوں پر منتج ہوئی، جس نے پست اقتصادی سرگرمیوں اور درآمد شدہ چار پیٹرولیم مصنوعات کے ساتھ ساتھ خام تیل پر بھی جی ایس ٹی کی صفر شرح کے منفی اثرات کی تلافی کر دی۔[22] گزشتہ سال کی نسبت م س23ء کی پہلی ششماہی میں قومی صارف اشاریہ قیمت میں نمایاں اضافہ ہوا (**شکل 4.7**)۔ ملکی بالواسطہ ٹیکسوں کے حوالے سے محصولات کے بڑے ذرائع کو **جدول 4.9** میں دکھایا گیا ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت م س23ء کی پہلی ششماہی میں برقی چارجز میں ایک تہائی اضافے کے پیش نظر، برقی توانائی کا سیلز ٹیکس میں سب سے بڑا حصہ رہا۔ سگریٹ اور شکر کے معاملے میں نگرانی کے نظام نے بھی بلند وصولیوں مدد دی۔

---

16 درآمدات سے متعلق ٹیکس اور ڈیوٹی کا تعین روپے میں کیا جاتا ہے۔ درآمدی بل اصل میں ڈالر میں درج کیے جاتے ہیں، جنہیں موجودہ شرح مبادلہ کو بروئے کار لاتے ہوئے روپے میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

17 درآمدات سے متعلق ٹیکس روپوں میں درآمدی بل سے براہ راست منسلک ہوتے ہیں، دیگر معاملات مستقل رہتے ہیں۔

18 برائے تفصیلات، باب 5–بیرونی شعبہ ملاحظہ کیجیے۔

19 جنوری 2022ء میں فنانس (ضمنی) ایکٹ 2022ء کے تحت ان مصنوعات پر جی ایس ٹی ختم کر دیا گیا۔

20 مثال کے طور پر، ایک درآمد شدہ شے کی قیمت 100 روپے، جس پر کسٹم ڈیوٹی 10 فیصد اور سیلز ٹیکس 17 فیصد ہے۔ سب سے پہلے، کسٹم ڈیوٹی لاگو ہوتی ہے (110=1.1*100 روپے)، اور پھر نتیجے کی مالیت پر سیلز ٹیکس (128.7=1.17*110 روپے)۔ اگر اب اُسی درآمد شدہ شے کی قیمت 90 روپے ہے؛ تو کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس کے بعد اس کی مالیتیں بالترتیب 99 روپے اور 115.83 روپے ہو جائیں گی۔ سیلز ٹیکس کی وصولی میں کمی (12.87 روپے) کسٹم ڈیوٹی کی وصولی (11 روپے) سے زیادہ ہے۔

21 م س22ء کے لیے نظر ثانی شدہ اخراجات میں اس مظہر کی عکاسی ہوتی ہے، جو سیلز ٹیکس مستثنیات برائے م س22ء میں سال بسال کمی ظاہر کرتا ہے۔ ماخذ: فنانس ایکٹ 2022ء

22 جنوری 2022ء اور مارچ 2022ء میں بالترتیب ایف بی آر کے ایس آر او نمبر 321(I)/2022ء کے ذریعے خام اور مصنوعات پر جی ایس ٹی ختم کر دیا گیا۔

جدول 4.6: بینکوں پر انکم ٹیکس جو پیشگی تا ڈپازٹ تناسب سے منسلک ہے

سطح	م س 22ء اور بعد ازاں	سابقہ تناسب
اے ڈی آر تناسب 40 فیصد کے مساوی یا زیادہ	55 فیصد	40 فیصد
اے ڈی آر 40 فیصد سے زائد اور 50 فیصد کے مساوی یا زائد	49 فیصد	37.5 فیصد
اے ڈی آر 50 فیصد سے کم	35 فیصد برائے ٹیکس سال 22ء* 39 فیصد برائے ٹیکس سال 23ء*	35 فیصد

* یہ بینکوں پر متعلقہ برسوں کے کم از کم ٹیکس کے مساوی ہے۔

ماخذ: فنانس ایکٹ 2022ء

مزید برآں، فنانس ایکٹ 2022ء میں محاصل جمع کرنے کے لیے کچھ اقدامات کیے گئے تھے۔ مثال کے طور پر، سطح اوّل کے خردہ فروشوں کی فہرست کو توسیع دے اس کے دائرہ کار میں سناروں (ماسوائے جن کی دکانوں کا رقبہ 300 مربع فٹ سے کم ہو) کو شامل کر دیا۔

اس کے ساتھ ساتھ سطح اوّل اور دیگر خردہ فروشوں کے اندراج اور فروخت کے نظام کی ریئل ٹائم رپورٹنگ کے ساتھ منسلک کرنے کے حوالے سے ان کی ذمہ داری کی مزید تعمیل کے سلسلے میں یہ دشواری پیدا کی گئی کہ سیلز ٹیکس کے لیے اندراج نہ کرانے والے خردہ فروشوں کے گیس اور بجلی کے بلوں کو منقطع کر دیا جائے۔ یہ شق دیگر سیلز ٹیکس ایجنٹوں پر بھی لاگو تھی۔ مزید برآں، م س 23ء میں تعمیل نہ کرنے والے سطح اوّل کے خردہ فروشوں کے لیے زری جرمانے کا نظام بھی نافذ کیا گیا۔[23]

جدول 4.9 سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت سے جی ایس ٹی کی وصولی میں اضافہ ہوا ہے۔ درآمد شدہ چار پیٹرولیم مصنوعات اور خام تیل پر جی ایس ٹی کی صفر شرح کی موجودگی میں یہ وصولیاں دیگر پیٹرولیم مصنوعات، بشمول فرنس آئل، ایچ او بی سی۔ جے پی-1 اور جے پی-8 پر اب بھی لاگو ٹیکس کی عکاس ہیں۔

فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی ملکی وصولی، جس میں گذشتہ برس کی نسبت خاصی بڑی نمو آئی، میں سگریٹ اور فضائی سفر (بزنس اور فرسٹ کلاس) پر ٹیکس بڑھنے کی وجہ سے اضافہ ہوا (**جدول 4.9**)۔

نان ٹیکس محاصل

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں نان ٹیکس محاصل میں 26.4 فیصد اضافہ ہوا، جو گزشتہ سال 14.6 فیصد کم ہو گئے تھے (**جدول 4.10**)۔ اس کے بڑے محرکات میں پیٹرولیم لیوی، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) اور دیگر کو دیئے گئے حکومتی قرضوں پر مارک اپ، تیل اور گیس پر رائلٹی، اور پی ایس ایز سے موصولہ منافع منقسمہ شامل تھے۔[24] سہ ماہی کے اعداد و شمار سے مزید یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نان ٹیکس محاصل میں تمام تر اضافہ دوسری سہ ماہی میں ہوا۔ دیگر معاملات کی طرح، اس کی وجہ پہلی سہ ماہی میں پیٹرولیم لیوی کی ہدف سے کم وصولی، اور م س 22ء کی دوسری ششماہی میں اسٹیٹ بینک کے منافع کی حکومت کو منتقلی کے طریقہ کار میں تبدیلی تھی۔[25]

[23] پہلی مرتبہ عدم ادائیگی پر 5 لاکھ روپے کا جرمانہ؛ عدم ادائیگی کے 15 دن بعد دوسری مرتبہ عدم ادائیگی پر 10 لاکھ روپے؛ دوسری مرتبہ عدم ادائیگی کے پندرہ دن بعد تیسری مرتبہ پر بیس لاکھ روپے۔ تیسری مرتبہ عدم ادائیگی کے پندرہ دن بعد چوتھی مرتبہ پر تیس لاکھ روپے۔ مذکورہ بالا صورتوں کے باوجود، احاطے کو بھی سیل کیا جا سکتا ہے۔

[24] 'پی ایس ایز اور دیگر کے لیے مارک اپ' سے مراد ان ذرائع سے جمع کردہ مارک اپ ہے: صوبائی حکومتوں کو نقد ترقیاتی قرضے؛ بلدیاتی اداروں، مالی اور غیر مالی اداروں اور دیگر کارپوریشنوں کو قرضے؛ تجارتی محکموں میں وفاقی حکومت کے سرمایہ جاتی اخراجات۔

[25] سہ ماہی کے بجائے منتقلیاں سالانہ ہوتی ہیں–م س 23ء میں شروع ہونے والے۔ اس سے قطع نظر، دوسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے نفع کی منتقلی دیکھی گئی، جو گذشتہ برس کے واجبات تھے۔

جدول 4.7: بلند آمدن والے افراد پر سپر ٹیکس برائے مالی سال 2023ء

نمبر شمار	سیکشن 4 سی کے تحت آمدنی	شرح برائے م س 23ء
1	جہاں آمدنی 150 ملین روپے سے زائد نہیں	صفر فیصد
2	جہاں آمدنی 150 ملین روپے سے زائد مگر 200 ملین روپے سے زائد نہیں	ایک فیصد
3	جہاں آمدنی 200 ملین روپے سے زائد مگر 250 ملین روپے سے زائد نہیں	دو فیصد
4	جہاں آمدنی 250 ملین روپے سے زائد مگر 300 ملین روپے سے زائد نہیں	تین فیصد
5	جہاں آمدنی 300 ملین روپے سے زائد ہو	چار فیصد
6	جہاں آمدنی 300 ملین روپے سے زائد ہو اور کاروبار بینکاری ہو	دس فیصد
7	جہاں آمدنی 300 ملین روپے سے زائد ہو اور لوگ ایئرلائنز، گاڑیوں، مشروبات، سیمنٹ، کیمیکل، سگریٹ اور تمباکو، کھاد، لوہا اور فولاد، ایل این جی ٹرمینل، آئل مارکیٹنگ، آئل ریفائننگ، پیٹرولیم اور گیس کی تلاش و پیداوار، ادویہ سازی، شوگر اور ٹیکسٹائل کے کاروبار سے منسلک ہوں۔	دس فیصد برائے م س 22ء

نوٹ: نمبر شمار 1 تا 5 کسی بھی کاروبار، بینکنگ یا دیگر، کی آمدنی سے متعلق ہیں۔ نمبر شمار 6 اور 7 کا تعلق بالترتیب بینکاری اور مخصوص کاروبار کے ایک گروپ سے ہے، بشر طیکہ ہر اکائی کی آمدنی کی سطح 300 ملین روپے سے زائد ہو۔

* اس ٹیکس کا نفاذ ماضی میں م س 22ء سے ہوتا ہے۔

ماخذ: فنانس ایکٹ 2022ء

بجٹ کے سالانہ اہداف کے لحاظ سے، غیر ٹیکس محاصل کے تحت وصولیاں اس سال ہدف کا پچاس فیصد رہیں، جو گزشتہ سال 36.8 فیصد تھیں۔ اس کا سبب درج بالا ذیلی زمروں میں بجٹ تخمینوں کی نسبت بلند وصولیاں ہیں۔

گزشتہ سال کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم لیوی سے وصولیاں زیادہ ہوئیں۔ اس کی وجہ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں بلند سطح کی لیوی عائد ہونا تھا (**شکل 4.8**)، جس نے پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں کمی کی بھی تلافی کر دی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال کے زبردست فیصدی اضافے کے باوجود پٹرولیم لیوی سے وصولی ہدف کا محض 20.8 فیصد تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران لیوی کو بتدریج 50 روپے فی لیٹر—بجٹ کے مطابق—تک بڑھایا گیا تاکہ عوام پر مہنگائی کے منسلکہ اثرات کم کیے جاسکیں۔

گزشتہ سال کی کمی کے مقابلے میں پی ایس ایز اور دیگر کی طرف سے مارک اپ ادائیگیوں میں بھی 138.2 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا۔ یہ امر پالیسی ریٹ کے رجحان سے مطابقت رکھتا تھا (**شکل 4.9**)۔ م س 22ء میں وزارت خزانہ نے مارک اپ کی شرح 10.3 سے بڑھا کر 11.2 فیصد کر دی تھی، جس سے م س 23ء میں حکومت کو زیادہ مارک اپ ادائیگیاں ہوئیں۔[26]

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں رائلٹی کی ادائیگیوں میں بھی میں اضافہ دیکھا گیا۔ بین الاقوامی خام قیمتوں میں اضافے کے ہمراہ شرح مبادلہ کی قدر میں کمی کے باعث تیل اور گیس کی تلاش کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں جیسے او جی ڈی سی اور پی پی ایل کے لیے فروخت میں اضافے اور بلند آمدنی کا سبب بنے، جس سے رائلٹی اور لیوی کی ادائیگیوں میں اضافہ ہوا۔[27,28]

4.3 وفاقی مصارف[29]

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی اخراجات میں 23.2 فیصد اضافہ ہوا، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 20.4 فیصد تھا۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ اخراجاتِ

[26] م س 21ء کے لیے حکومت نے مارک کی شرح 12.2 فیصد سے کم کر کے 10.3 فیصد کر دی تھی۔ ماخذ: www.finance.gov.pk/circulars/circular_17112022.pdf

[27] وزارت خزانہ کے مطابق پیٹرولیم مصنوعات پر رائلٹی، لاگت کا 12.5 فیصد ہے۔ ماخذ: وفاقی وصولیوں پر وضاحتی یادداشت۔

[28] م س 23ء کی پہلی ششماہی میں او جی ڈی سی اور پی پی ایل کی ادا کردہ رائلٹی بالترتیب 37.8 فیصد، 74.5 فیصد رہی۔

[29] اس سیکشن میں ہونے والی بحث اخراجات کی بنیاد پر ہے، جس میں شماریاتی فرق شامل نہیں ہے۔

شکل 4.6 الف: پہلی ششماہی میں بالواسطہ ٹیکسوں کی تفصیل

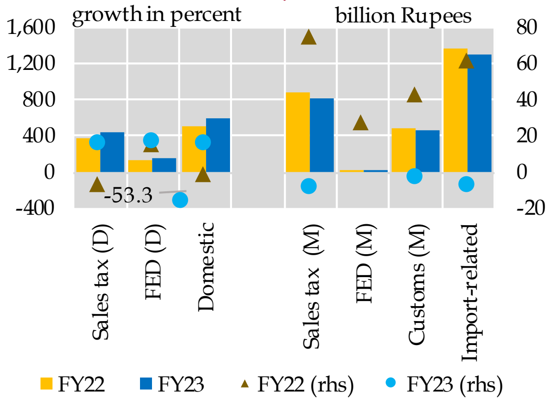

Source: Federal Board of Revenue

جاریہ میں وسیع البنیاد اضافہ ہے، جن میں مارک اپ ادائیگیاں، پنشن، دفاعی امور اور خدمات، اور سول حکومتوں کو چلانے کے اخراجات پیش پیش رہے (**جدول 4.11**)۔ دوسری طرف مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی ترقیاتی اخراجات میں تیزی سے کمی آئی۔

شکل 4.7: قومی مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت کی نمو اور اجزائے ترکیبی

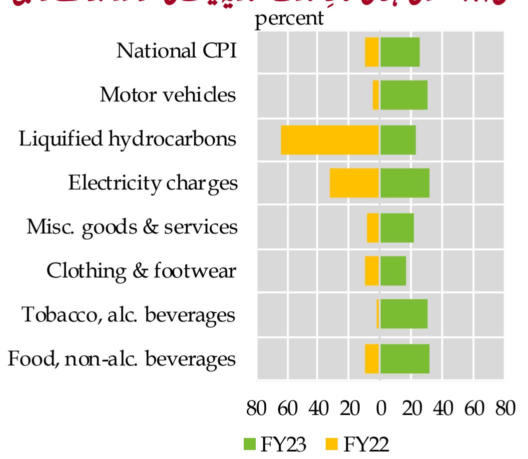

Note: alc. is short for 'alcoholic'
Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 4.6 ب: درآمدات سے متعلقہ بلاواسطہ ٹیکس اور درآمدات کی شرح ہائے نمو

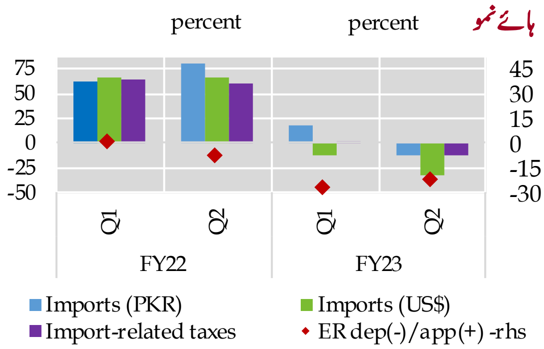

Source: Federal Board of Revenue & Pakistan Bureau of Statistics

وفاقی اخراجاتِ جاریہ

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی اخراجاتِ جاریہ میں 31.0 فیصد کی بڑی نمو دیکھی گئی، جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 19.0 فیصد تھی۔ اخراجاتِ جاریہ میں دکھائی دینے والی توسیع کا تقریباً 60 فیصد سود کی ادائیگیوں سے آیا، جس کا بیشتر حصہ ملکی مارک اپ ادائیگیوں پر مشتمل تھا۔ مصارف کا بقیہ حصہ دفاعی امور اور خدمات، سول حکومت چلانے کے مصارف اور پنشن اکاؤنٹس پر بلند اخراجات کا تھا (**جدول 4.11**)۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں غیر سودی اخراجاتِ جاریہ میں کمی گرانٹس اور اختصاص کی سہ ماہی حدوں پر نظرِ ثانی سے مطابقت رکھتی تھی (**شکل 4.10**)۔[30]

سودی اخراجات میں تیزی سے اضافہ ہوا

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں مارک اپ اخراجات 77 فیصد کے اضافے سے 2.6 ٹریلین روپے تک جا پہنچے، جو بنیادی طور پر ملکی قرضے پر سودی اخراجات میں اچھے خاصے اضافے کے باعث ہوا۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی قرضوں کی ادائیگیوں میں بھی 113.4 فیصد کا بھرپور اضافہ ہوا۔

[30] 24 اگست 2022ء کو خزانہ ڈویژن نے بجٹ کے بار بار آنے والے ہدف پہلی سہ ماہی میں زیادہ سے زیادہ 17 فیصد، اور دوسری سہ ماہی میں 23 فیصد تک سکیڑ دیا، اس سے قبل م س 23ء کی پہلی اور دوسری دونوں سہ ماہیوں کے لیے تفویض کردہ حدود 20 فیصد تھیں۔ ماخذ: بجٹ اپ ڈیٹس، نمبر F.23-2022/FO(1)3، بتاریخ 24 اگست 2022ء، بجٹ ونگ، خزانہ ڈویژن۔

جدول 4.8 : پہلی ششماہی میں درآمدات سے متعلق بالواسطہ ٹیکس محاصل کے اہم اجزا

ارب روپے، نمو فیصد میں

	وصولیاں		م س23ء کی نمو	م س23ء میں حصہ
	م س22ء	م س23ء		
کسٹم ڈیوٹی (ایم)	**477.2**	**466.9**	**-2.1**	**-0.7**
پیٹرولیم مصنوعات	112.5	90.1	-19.9	-1.6
گاڑیاں	94.5	43.7	-53.7	-3.7
لوہا اور فولاد	33	5.9	-82	-2.0
فوٹو سینسیٹو نیم موصل آلات	29	10.6	-63.4	-1.3
مشینری	23.4	12.2	-47.8	-0.8
جانوروں / سبزیوں کی چربی اور تیل سیلز ٹیکس (ایم)	20.4	14.1	-30.7	-0.5
سیلز ٹیکس (ایم)	**892.3**	**824.9**	**-7.6**	**-4.9**
پیٹرولیم مصنوعات	282.3	155.4	-45	-9.2
گاڑیاں	70.7	46	-34.9	-1.8
لوہا اور فولاد	71.8	65	-9.5	-0.5
روغنی بیج اور پھل	22.7	18.8	-17.5	-0.3
فوٹو سینسیٹو نیم موصل آلات	34.5	31.6	-8.5	-0.2
فوٹو سینسیٹو نیم موصل آلات	55.7	82.2	47.6	1.9
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (ایم)	**12.4**	**5.8**	**-53.3**	**-0.5**
درآمدات سے متعلق، مجموعہ	**1,381.8**	**1,297.5**	**-6.1**	**-4.4***
بالواسطہ ٹیکس، مجموعہ	**1,898.5**	**1,903.2**	**0.2**	**-**

* بالواسطہ ٹیکس، مجموعہ، میں حصہ۔ تمام دیگر حصے درآمدات، مجموعہ، سے تعلق رکھتے ہیں۔

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

بجٹ م س23-22ء میں حکومت نے بیرونی اور ملکی دونوں قرضوں پر مارک اپ کے لیے 3.9 ٹریلین روپے مختص کیے تھے۔[31] تاہم، دسمبر 2022ء میں سود کی ادائیگیاں پورے سال کے ہدف کے 65 فیصد سے تجاوز کر گئیں۔ یہ امر م س22ء کی پہلی ششماہی کے برعکس ہے، جب سودی ادائیگیاں مالی سال کے 3.0 ٹریلین روپے کے ہدف کے صرف 47.5 فیصد تک ہی پہنچ سکی تھیں۔ نتیجتاً، مجموعی طور پر پورے سال کی ادائیگیاں بھی مختص شدہ حدود کے اندر رہیں۔ قرضوں کے اسٹاک میں نمایاں اضافے، شرح سود کے ماحول میں اضافے اور رواں شرح قرض کے بڑھتے ہوئے حصے سے، م س23ء کی پہلی ششماہی میں ملکی سود کی ادائیگیوں کی رفتار بڑھنے کی وضاحت ہوتی ہے۔

[31] م س22ء میں مقرر کردہ 3.1 ٹریلین روپے کی نسبت ہدف 30 فیصد زائد تھا۔

جدول 4.9: پہلی ششماہی میں ملکی بالواسطہ ٹیکس محاصل کے اہم اجزا

ارب روپے، نمو فیصد میں

	وصولیاں		م س23ء میں نمو	م س23ء میں حصہ
	م س22ء	م س23ء		
سیلز ٹیکس (ملکی)	**382.7**	**447.1**	**16.8**	**12.4**
برقی توانائی	78.7	131.9	67.6	10.3
پیٹرولیم لیوی	68.9	77.5	12.4	1.7
سگریٹ	14	17.6	25.9	0.7
شکر	31	33.9	9.2	0.6
قدرتی گیس	17.8	20.7	16	0.6
سیمنٹ	17.1	18.6	9	0.3
ہوادار پانی / مشروبات	9.8	10.5	6.7	0.1
سوتی دھاگہ	40.7	26.1	-35.9	-2.8
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (ملکی)	**134**	**158.5**	**18.3**	**4.7**
سگریٹ	52.6	63.1	20	2.0
مشروبات میں استعمال ہونے والے مرکبات اور غذائیں	8.3	13.3	59.9	1.0
فضائی سفر	3.2	8	154	1.0
گاڑیاں	6.9	11.5	67	0.9
ملکی، مجموعہ	**516.7**	**605.6**	**17.2**	**4.7***
بالواسطہ ٹیکس، مجموعہ	**1,898.5**	**1,903.2**	**0.2**	

بالواسطہ ٹیکس، مجموعہ، میں حصہ۔ تمام دیگر حصے درآمدات، مجموعہ، سے تعلق رکھتے ہیں۔

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں تیزی سے کمی اور قرض معطلی کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کی تنسیخ کے بعد دوطرفہ قرض گاروں کو مارک اپ ادائیگیوں کی بحالی کی وجہ سے بیرونی سودی ادائیگیاں بڑھ گئیں۔[32]

سودی اخراجات کا بڑھتا ہوا حصہ نہ صرف موجودہ وسائل پر دباؤ ڈالتا ہے، بلکہ اس کی وجہ سے دیگر اخراجات بالخصوص ترقیاتی اخراجات کے لیے دستیاب مالیاتی گنجائش بھی کم ہو جاتی ہے (**شکل 4.11الف** اور **4.11ب**)۔

گرانٹس اور زرِ اعانت میں وسیع البنیاد تخفیف

م س22ء کی پہلی ششماہی کی نسبت م س23ء کی پہلی ششماہی میں وفاقی گرانٹس اور زرِ اعانت میں واضح کمی درج کی گئی۔ ان مصارف میں سُست روی م س23ء کی پہلی ششماہی میں بجٹ کے ہدف کی نسبت حقیقی اخراجات میں کمی سے بھی عیاں ہوتی ہے۔ (**شکل 4.12**)

[32] برائے تفصیلات، سیکشن 4.5 ملاحظہ کیجیے۔

جدول4.10: پاکستان میں نان ٹیکس محاصل کی وصولی

ارب روپے، نمو فیصد میں

	وصولیاں						نمو					
	سہ1		سہ2		شش1		سہ1		سہ2		شش1	
	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء
پیٹرولیم مصنوعات	13.3	47.5	56.7	130.3	70	177.8	-90.2	255.7	-59.2	130	-74.6	154
مارک اپ (پی ایس ایز/دیگر)	19.5	28.8	13.1	48.8	32.6	77.6	-24.1	48	-28.4	272.1	-25.9	138.2
تیل و گیس پر رائلٹیز	21.7	20.7	17.3	36	39.1	56.7	48.5	-4.9	-15.5	107.7	11.2	45
منافع منقسمہ	1.9	24.7	24.1	16.2	26	40.8	27.3	1,195.4	132	-32.8	118.8	57.2
اسٹیٹ بینک کا فاضل نفع	109	0	271	371.2	380	371.2	3.8	-100	1.3	37	2	-2.3
پی ٹی اے کا نفع	30.1	13.1	8.8	19.5	38.9	32.6	269.2	-56.6	-16.1	122.1	108.9	-16.2
پاسپورٹ فیس	6.1	6.7	4.3	9.7	10.4	16.4	106.7	9.9	6.8	126.2	49.2	57.9
دفاعی وصولیاں	2.8	3.8	4.9	5.5	7.7	9.3	-1.3	33.5	34.3	11.4	18.6	19.5
گیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس	6.5	3	4.6	3	11.2	6	30.8	-54	2.1	-35.1	17.1	-46.1
نان ٹیکس محاصل کا مجموعہ	**275.7**	**234.9**	**489.2**	**732.2**	**764.9**	**967.1**	**-22.6**	**-14.8**	**-9.2**	**49.7**	**-14.6**	**26.4**

ماخذ: وزارت خزانہ

گرانٹس: م س23ء کی پہلی ششماہی میں گرانٹس کی تقسیم 28.1 فیصد کم ہو کر 433.7 ارب روپے رہ گئی، جو م س22ء کی پہلی ششماہی میں 603 ارب روپے تھی۔ یہ سُست روی وسیع البنیاد تھی، جس میں ہنگامی واجبات اکاؤنٹ، کووڈ سے متعلقہ پروگراموں، ریلوے اور ایچ ای سی کو گرانٹس کی ادائیگی میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔

م س23ء کی پہلی ششماہی میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) 192 ارب روپے کی وفاقی گرانٹس لینے والا ایک بڑا استفادہ کنندہ تھا، گزشتہ سال کی اسی مدت میں یہ حجم 65.4 ارب روپے تھا۔ بی آئی ایس پی کا ایک حصہ سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کو ہنگامی نقد امداد کی فراہمی کے لیے مختص کیا گیا تھا۔ ابتدائی طور پر حکومت نے 28 ارب روپے کے نقد امدادی پیکج کا اعلان کیا تھا تاہم انسانی بحران کی شدت کے پیش نظر اس کا ہدف بڑھا کر 70 ارب روپے کر دیا گیا۔ بی آئی ایس پی کے ذریعے حکومت نے آفت زدہ اضلاع میں فی خاندان 25 ہزار روپے کی نقد ہنگامی امداد فراہم کی۔ دسمبر 2022ء تک، بی آئی ایس پی کے تحت تمام صوبوں بشمول گلگت بلتستان کے سیلاب زدہ علاقوں کے تقریباً 2.76 ملین خاندانوں میں امداد فراہم کی گئی (**شکل 4.13**)۔[33]

بی آئی ایس پی کی 122 ارب روپے کی بقیہ ادائیگیوں کو دیگر جاری پروگراموں بشمول غیر مشروط نقد منتقلی (UCT) اور مشروط نقد منتقلی (CCT) پروگراموں کے لیے کی گئیں۔ غیر مشروط نقد منتقلی اسکیم یعنی بینظیر 'کفالت' کے تحت، تقریباً 7.7 ملین خاندانوں کو فی خاندان 7 ہزار روپے کی نقد امداد کی تقسیم کے لیے بی آئی ایس پی کی مد میں 55 ارب روپے جاری کیے گئے۔ مشروط نقد منتقلی پروگرام یعنی 'بینظیر تعلیمی وظائف' اسکیم کے تحت بی آئی ایس پی کے استفادہ کنندگان کے بچوں

[33] ماخذ: بینظیر انکم سپورٹ پروگرام/ www.bisp.gov.pk

شکل 4.9: مارک اپ ادائیگیاں پالیسی ریٹ ماحول سے منسلک ہیں

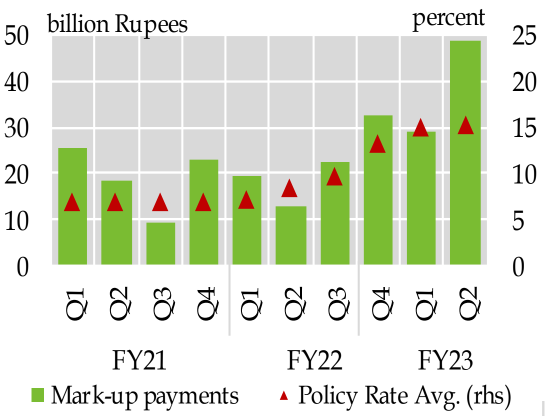

Source: Ministry of Finance & State Bank of Pakistan

شکل 4.8: بلحاظِ سالانہ اہداف پیٹرولیم لیوی کی سہ ماہی وار وصولی

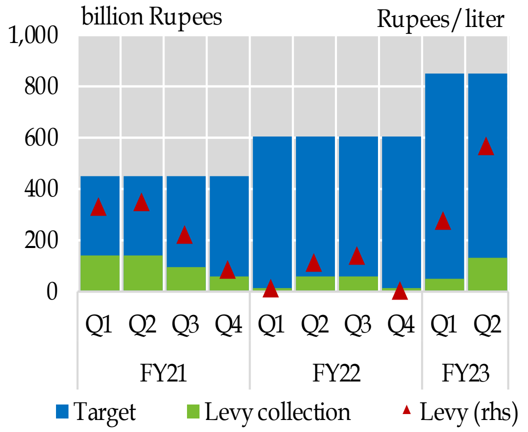

Source: FBR, MoF, and OGRA

کو وظائف کی فراہمی کی خاطر 13 ارب روپے جاری ہوئے۔[34] بی آئی ایس پی کی مدد سے صحتِ اطفال کے لیے مشروط نقد منتقلی پروگرام جیسے 'بینظیر نشو نما' کو چلایا جاتا ہے، جسے 118 اضلاع تک توسیع دیدی گئی ہے اور 169 سہولتی مراکز کو فعال کی جارہاہے۔[35،36]

گرانٹس میں بڑی کمی نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کی گرانٹس میں ہوئی، جس کی بنیادی وجہ م س 23ء میں کووڈ سے متعلقہ پروگراموں کی معطلی ہے۔ م س 22ء کے دوران، حکومت نے وزارت نیشنل ہیلتھ سروسز ریگولیشن اینڈ کوآرڈینیشن (C&NHSR) کو مختلف ویکسین پروگراموں جیسے آئی وی اے سی، ایشیاپیسیفک ویکسین پروگرام، اور پاکستان میں وبائی ردعمل کی کارکردگی کے تحت متعدد گرانٹس جاری کیں۔[37] ان گرانٹس میں عالمی بینک، اسلامی ترقیاتی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک جیسے کثیر ملکی اداروں کی معاونت شامل تھی۔ اس کے علاوہ، م س 22ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نے انتظامِ قومی سانحہ فنڈ (کووڈ 19) کے لیے این ڈی ایم اے کو بھی 102 ارب روپے جاری کیے۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں این ڈی ایم اے کو سیلاب متاثرین کو بچانے، ریلیف اور بحالی کی سرگرمیوں سے متعلق اشیا اور نقل و حمل کے آلات کی خریداری کے لیے 18.0 ارب روپے وصول ہوئے (**شکل 4.14**)۔

[34] بی آئی ایس پی کے مطابق، ملک بھر کے پانچ اضلاع میں ابتدائی طور پر نومبر 2012 میں بینظیر تعلیمی وظیفہ اسکیم متعارف کرائی گئی تھی۔ جس کے دائرہ کار میں بتدریج توسیع ہوتی گئی، اور 2020ء میں اسے ملک کے تمام اضلاع تک پھیلا دیا گیا۔ اس اسکیم کے تحت، بی آئی ایس پی کے استفادہ کنندہ گھرانوں کے بچوں کو سہ ماہی وظیفہ (جنس، عمر اور تعلیمی سطح کے لحاظ سے) اسکول میں داخلے اور اندراج شدہ ادارے میں 70 فیصد حاضری کی شرط کے ساتھ فراہم کیا جاتا ہے۔ جون 2022ء تک، اسکیم میں 9.4 ملین بچوں کا اندراج ہو چکا ہے، 40 ارب روپے تقسیم کیے جاچکے ہیں، جن میں سے 20 ارب روپے صرف مالی سال 22ء میں 5.2 ملین طلباء میں تقسیم کیے گئے۔

[35] بینظیر نشونما پروگرام کا مقصد پہلے دو سالوں کے دوران بچوں میں پستہ قامتی کی روک تھام کرنا ہے۔ اس سی سی ٹی اسکیم کے تحت، بی آئی ایس پی سے مستفید ہونے والے خاندانوں کو اضافی سہ ماہی ادائیگیاں (2 ہزار سے ڈھائی ہزار روپے) اس شرط کے ساتھ ہوتی ہیں کہ ماں حمل کے دوران باقاعدگی سے قبل از پیدائش صحت کی جانچ اور آگاہی سیشنز میں شرکت کرے، خصوصی غذائیت سے بھرپور خوراک (ایس این ایف) کھائے، اور بچے کے حفاظتی ٹیکوں کو مکمل کرے، اور باقاعدگی سے صحت کی جانچ کروائے۔

[36] ماخذ: پریس ریلیز نمبر 290، خزانہ ڈویژن، حکومتِ پاکستان

[37] ماخذ: خزانہ ڈویژن، حکومتِ پاکستان

شکل 4.10: وفاقی اخراجاتِ جاریہ کی نمو میں حصہ

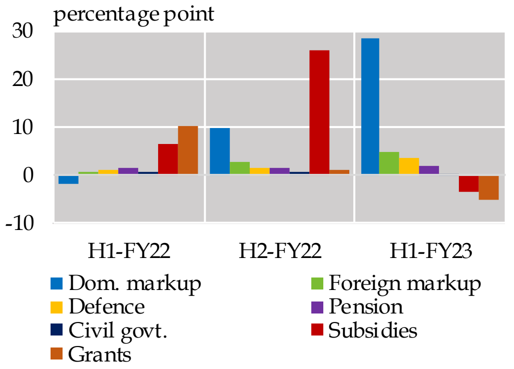

Source: Ministry of Finance

زرِ اعانت: م س23ء کی پہلی ششماہی میں زرِاعانت کے مجموعی حجم میں 196.6 ارب روپے کی کمی آئی، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 313.4 ارب روپے تھی۔ م س22ء کی پہلی ششماہی کی 1.3 فیصد نسبت م س23ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے لحاظ سے مجموعی زرِاعانت میں 0.8 فیصد کمی درج کی گئی۔

توانائی اور غیر توانائی زرِاعانت دونوں کا اجرا کم رہا (**شکل 4.15**)، بیشتر کمی توانائی کے شعبے میں عیاں تھی۔ توانائی کے بڑے اداروں جیسے خود مختار بجلی ساز اداروں (آئی پی پیز)، واپڈا/پیپکو، کے الیکٹرک اور ایس این جی پی ایل جیسے بڑے بجلی سازوں کو ادائیگیاں 23-2022ء کے بجٹ میں مختص رقم سے اچھی خاصی کم رہی (**شکل 4.16**)۔ یہ ادائیگیاں مختلف مدات بشمول: 1) صنعتی اعانتی پیکیجز؛[38] 2) عمومی صنعتوں کو آر ایل این جی کی فراہمی، زیرو ریٹڈ برآمدی شعبے اور صارفین؛ 3) فاٹا کے صارفین؛ بلوچستان میں زرعی شعبے کے لیے ٹیوب ویل پر زراعانت اور 5) آزاد جموں کشمیر کے لیے نرخوں کی تفریق پر زرِاعانت۔

حکومت نے واجب الادا زرِاعانت کے بڑھتے ہوئے حجم کے پیشِ نظر موجودہ ساختی مسائل، خصوصاً بجلی اور گیس کے شعبوں میں، حل کرنے کے لیے مختلف اقدامات کا آغاز کیا۔ مثلاً، گیس کے شعبے میں بڑھتے ہوئے گردشی قرضے کا مسئلہ حل کرنے کے لیے اقتصادی رابطہ کمیٹی نے گیس کے مختلف صارفی زمروں، بشمول عمومی صنعت، گھریلو صارفین، کیپٹو پاور اور سی این جی شعبہ وغیرہ، کے لیے گیس کے نرخوں میں اضافے کی منظوری دیدی۔[39] فروری 2023ء میں اوگرا نے ان نرخوں

شکل 4.11 الف: پہلی ششماہی میں سودی شرحوں کا رجحان

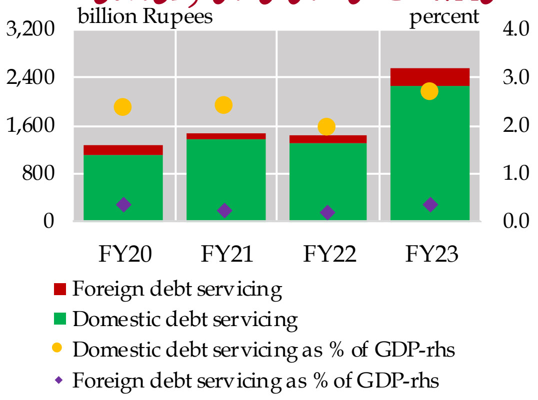

Source: Ministry of Finance

شکل 4.11 ب: ترقیاتی اخراجات اور ٹیکس سے متعلق مارک اپ ادائیگیاں

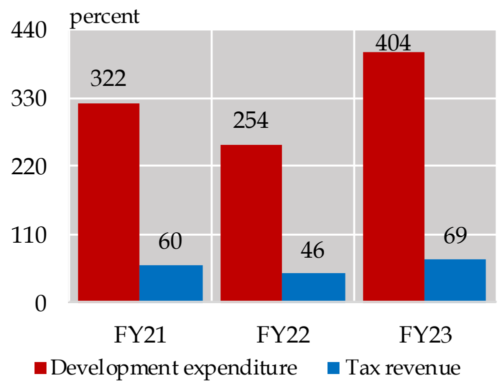

Source: Ministry of Finance

[38] نومبر 2020ء میں صنعتی سپورٹ پیکج کا اعلان کیا گیا تھا، جس میں صنعتی صارفین کے لیے مصروف اور غیر مصروف اوقات نرخوں کے ڈھانچے کو ابتدائی طور پر اپریل 2020ء سے نومبر 2020ء تک کے لیے ختم کر دیا گیا تھا، تاہم اس پیکج کو جون 2022ء اور پھر اکتوبر 2023ء تک توسیع دیدی گئی تھی۔ ماخذ: نیپرا (2021ء، اسٹیٹ آف انڈسٹری رپورٹ)۔

[39] محاصل کی ضروریات کے مطابق گیس کی قیمتوں پر نظر ثانی نہ کرنے کی وجہ سے گیس کے شعبے میں گردشی قرضہ بڑھ گیا، گیس کے شعبے کا گردشی قرضہ آخر جون 2022ء میں 1.2 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا، جو آخر جون 2018ء میں 3 ارب روپے تھا۔

شکل 4.12: وفاقی زرِاعانات اور گرانٹس کے اہداف کے مقابلے میں حقیقی تخمینے

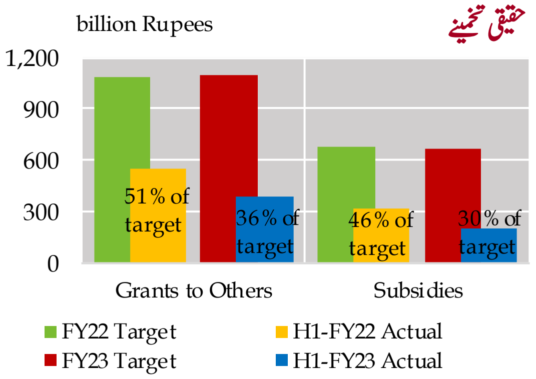

Source: Ministry of Finance

کی منظوری دے کر اعلان کر دیا، جو جنوری 2023ء سے نافذ العمل ہوئے۔[40] اقتصادی رابطہ کمیٹی نے پانچ برآمدی شعبوں کے لیے رعایتی توانائی چارجز کی بھی تازہ کاری کر دی؛[41]، جس سے جولائی 2022ء میں آر ایل این جی کے فی ایم ایم بی ٹی یو 6.5 ڈالر سے بڑھ کر 9 ڈالر ہو گئے۔[42] جولائی تا دسمبر م س 23ء میں حکومت نے بجلی کے نرخوں میں بھی اضافہ کر دیا۔

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں پنشن اور تنخواہوں کے اخراجات میں نمایاں اضافہ ہوا

م س 22ء کی پہلی ششماہی کی طرح م س 23ء کی پہلی ششماہی میں پنشن اور سول حکومت کے اخراجات دونوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ م س 22ء میں حکومت نے موجودہ اور ریٹائرڈ ملازمین کے لیے عارضی ریلیف اقدامات کے علاوہ، جولائی 2022ء میں تمام وفاقی ملازمین اور خود مختار / نیم خود مختار اداروں اور کارپوریشنوں کے ملازمین کو 15 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس فراہم کیا۔[43] اس کے ساتھ ساتھ

شکل 4.13: وفاقی گرانٹس کی تقسیم

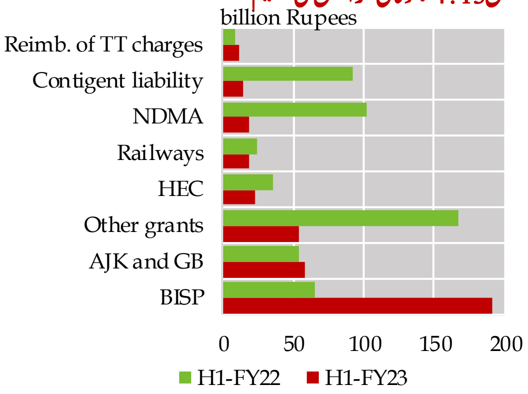

Source: Ministry of Finance

حکومت نے بی پی ایس–1 تا بی پی ایس–21 کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں بھی اضافے کا اعلان کیا۔[44]

شکل 4.14: ہنگامی نقد کوریج بذریعہ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام

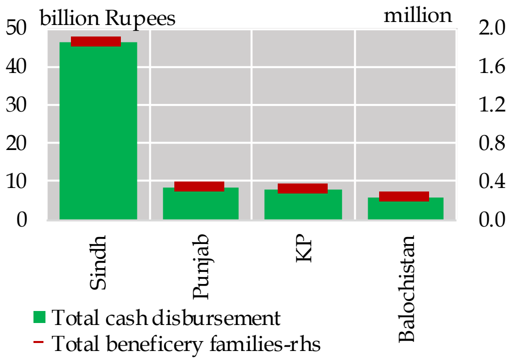

Source: National Disaster Management Authority, Floods (2022) SITREP - 2022

---

[40] ماخذ: آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی، گیس کے نرخوں کا اعلامیہ، یکم جنوری 2023ء سے نافذ العمل۔

[41] اگست 2021ء میں، حکومت نے پانچ برآمدی شعبوں یعنی ٹیکسٹائل، پٹ سن، چمڑے، قالین، سرجیکل اور کھیلوں کے سامان کو علاقائی مسابقتی نرخوں پر توانائی فراہم کرنے کا اعلان کیا، جس کا مقصد اشیا سازی کی لاگت کم کرنا اور برآمدات بڑھانا تھا۔ ماخذ: پریس ریلیز نمبر 79، وزارت خزانہ

[42] ماخذ: اقتصادی سروے 22-2021ء اور پریس ریلیز نمبر 79، وزارت خزانہ

[43] م س 22ء کے اقدامات میں وفاقی اور خود مختار / نیم سرکاری اداروں اور کارپوریشنوں کے لیے 10 فیصد عارضی ریلیف الاؤنس، انٹی گریڈڈ آرڈرلی الاؤنس اور کم از کم اجرت میں اضافہ، اور پنشن میں اضافہ شامل ہے۔

[44] دفتری یادداشت ایف نمبر 1(2)، آئی ایم پی / 283-2022-2022ء، بتاریخ یکم جولائی 2022ء، ریگولیشنز ونگ، خزانہ ڈویژن

شکل 4.15: وفاقی زرِاعانت کی تقسیم

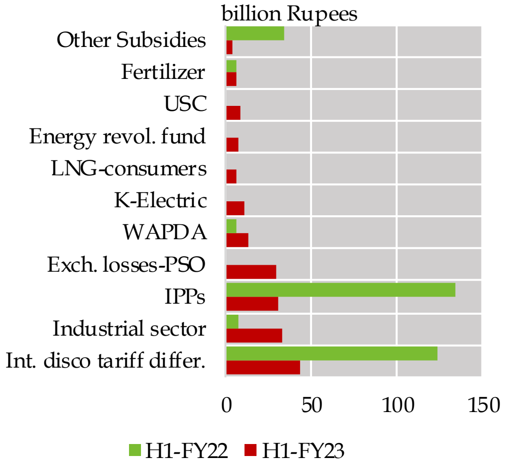

Source: Ministry of Finance

حکومت نے پنشنرز کے لیے یکم اپریل-2022ء کو پنشن میں اضافے کی موجودہ شرح 10 فیصد سے بڑھا کر 15 فیصد کر دی، جو یکم جولائی 2022 سے نافذ العمل اور، سول اور مسلح افواج کے ریٹائر ملازمین ہونے والوں پر لاگو تھی۔[45] ان تمام اقدامات نے سول حکومت (بنیادی طور پر تنخواہوں) کو چلائے جانے کے مجموعی اخراجات کو بڑھادیا۔

شکل 4.17 : سرکاری شعبے کے وفاقی ترقیاتی پروگرام میں ششماہی رجحان

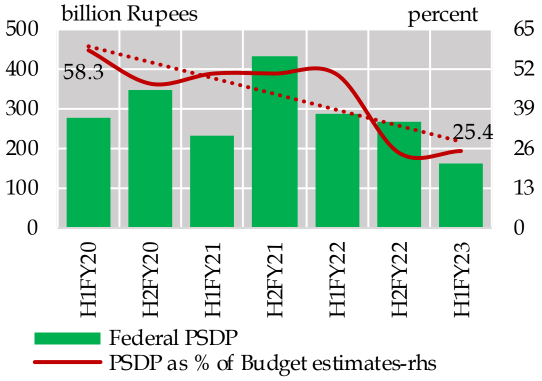

Source: Ministry of Finance and Planning Commission

شکل 4.16: توانائی کے زرِاعانت-- مطلق اور حاصل شدہ رقم بطور بجٹ اخراجات کا فیصد

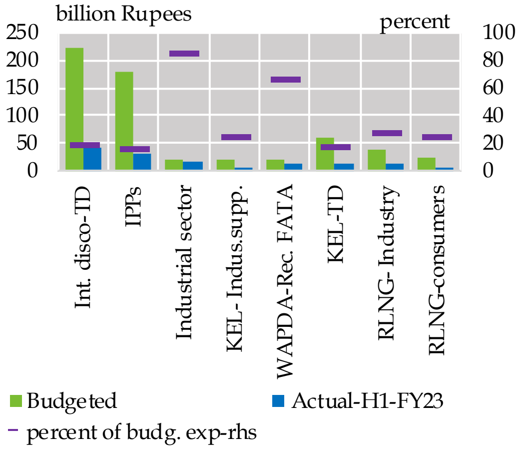

Source: Ministry of Finance

وفاقی ترقیاتی اخراجات

حکومت نے تباہ کن سیلابوں سے نمٹنے کے لیے خاطر خواہ مالی گنجائش اور بیرونی مدد کی عدم موجودگی میں، ترقیاتی منصوبوں سے فنڈز منہا کر کے سیلاب سے متعلق امدادی سرگرمیوں کے لیے بڑی رقم مختص کی۔ نتیجتاً، وفاق کے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے اخراجات مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 270 ارب روپے سے 44 فیصد کم ہو کر مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 162 ارب روپے رہ گئے (**شکل 4.17**)۔

سیلاب کے علاوہ، م س 22ء کی دوسری ششماہی میں شروع ہونے والے مالیاتی عدم توازن سے ترقیاتی اخراجات کو بھی دھچکا پہنچا۔ مالی سال 22ء کی آخری دو سہ ماہیوں میں، حکومت نے اخراجات کی ترجیحات کو درست کیا اور منصوبوں کی تعداد 371 سے کم کر کے 170 کر دی، جس سے پورے سال کا پی ایس ڈی پی 900 ارب روپے کے ہدف کی نسبت 550 ارب روپے درج کیا گیا۔ حکومت طویل المیعاد مالی

[45] دفتری یادداشت ایف۔4(1)، رجسٹر/6/486-2022-2022ء، بتاریخ یکم جولائی 2022ء، ریگولیشنز ونگ، خزانہ ڈویژن۔

شکل 4.19: پہلی ششماہی میں صوبائی زرِفاضل

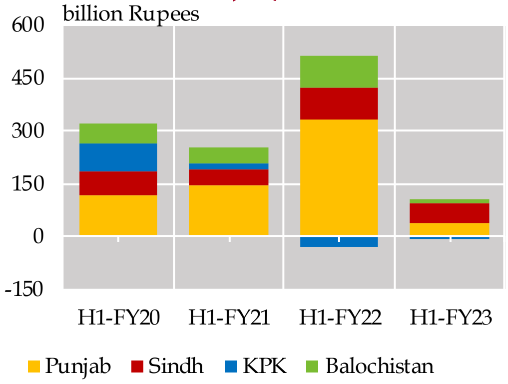

Source: Ministry of Finance

شکل 4.20: صوبائی محاصل کا بڑا ذریعہ (وفاقی محاصل میں حصہ شامل نہیں)

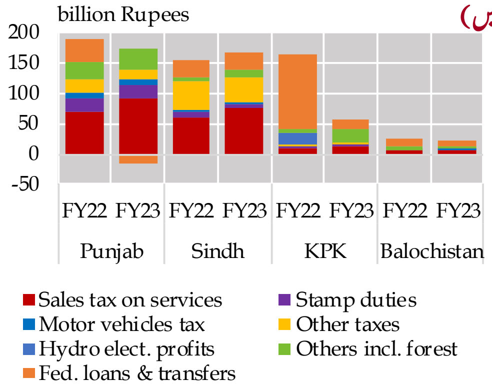

Source: Ministry of Finance

4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی صوبائی زرِفاضل کم ہو کر 101.2 ارب روپے رہ گیا، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 480.8 ارب روپے تھا۔ مالی سال 23 کی پہلی سہ ماہی میں پست محاصل زرِفاضل میں کمی بنیادی وجہ بنے، مالی

شکل 4.18: صوبائی محاصل اور اخراجاتِ جاریہ (سال بسال نمو)

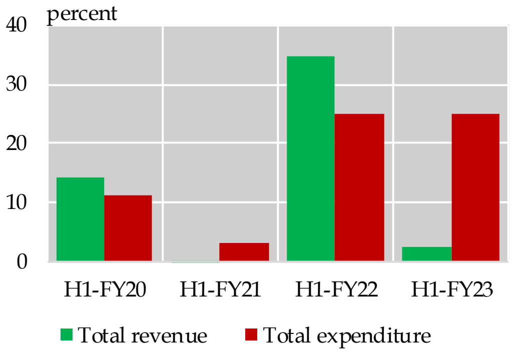

Source: Ministry of Finance

مسائل سے بخوبی آگاہ تھی اور اس نے مالی سال 23ء کے لیے پی ایس ڈی پی کا پست ہدف 800 ارب روپے مقرر کیا۔ تاہم، غیر معمولی سیلابوں نے پی ایس ڈی پی اخراجات کو مزید کم کر دیا، جو م س 23ء کی پہلی ششماہی میں پورے سال کے ہدف کے صرف 25.4 فیصد تک پہنچ سکا (**شکل 4.17**)۔ یہ فراہم کردہ رقوم اگست 22ء میں وفاقی پی ایس ڈی پی اجرائی حکمت عملی میں اعلان کردہ نظر ثانی شدہ اہداف کو بھی پورا نہ کر سکیں۔[46] جولائی تا ستمبر 23ء کے دوران پی ایس ڈی پی اختصاص کی موجودہ وزارت/ڈویژن وار سمری سے بھی ترقیاتی فنڈز کی محدود فراہمی نظر آتی ہے (**جدول 4.12**)۔

بجٹ 23-2022ء میں بڑے ترقیاتی منصوبے جن کا تصور پیش کیا گیا، بشمول: (i) خیبر پختونخوا کے ضم شدہ اضلاع میں جاری ترقیاتی منصوبے؛ (ii) سڑکوں اور انفراسٹرکچر کی تعمیر خاص طور پر موٹروے سیکشنز؛ (iii) بڑے ڈیم بشمول دیامر بھاشا اور مہمند ڈیم؛ اور (iv) بجلی کے منصوبے جیسے جامشورو میں کوئلے سے چلنے والے بجلی گھروں کی تنصیب اور این ٹی ڈی سی سسٹم کی ترسیل کی صلاحیت میں اضافہ وغیرہ۔

---

[46] سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں کے فنڈز کے اجرا کی ابتدائی حکمت عملی کے مطابق، سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے اہداف اس طرح تھے، پہلی سہ ماہی کے لیے 20 فیصد، دوسری سہ ماہی کے لیے 5 فیصد، تیسری سہ ماہی کے لیے 30 فیصد اور چوتھی سہ ماہی کے لیے 25 فیصد۔ اگست 2022ء میں، حکومت نے فنڈز کے اجرا کے حوالے سے نظر ثانی شدہ حکمت عملی جاری کی جس کے مطابق منظور شدہ بجٹ کے تحت پہلی سہ ماہی کے لیے 10 فیصد، دوسری سہ ماہی کے لیے 20 فیصد، تیسری سہ ماہی کے لیے 30 فیصد اور چوتھی سہ ماہی کے لیے زیادہ سے زیادہ 40 فیصد کی سطح پر فنڈز جاری کیے جائیں گے۔ ماخذ: ترقیاتی بجٹ مالی سال 23-2022ء کے لیے فنڈز کے اجرا کی حکمت عملی، جاری کردہ مورخہ 7 جولائی 2022ء اور 4 اگست 2022ء۔

جدول4.11: وفاقی مصارف کی کیفیت

ارب روپے، نمو فیصد میں

	مجموعی بہاؤ		سال بسال نمو		اخراجات کی نمو میں فیصدی حصہ		جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر	
	شش1م س22ء	شش1م س23ء	شش1م س22ء	شش1م س23ء	شش1م س22ء	شش1م س23ء	شش1م س22ء	شش1م س23ء
مجموعی اخراجات* (الف+ب)	**3720.7**	**4668.3**	**20.4**	**23.2**	**20.4**	**23.2**	**5.6**	**5.6**
(الف) اخراجات جاریہ	**3351.3**	**4390.2**	**19.4**	**31.0**	**17.7**	**28.0**	**5.0**	**5.2**
مارک اپ ادائیگیاں	1452.9	2573.1	-1.5	77.1	-0.7	30.2	2.2	3.1
ملکی	1312.5	2273.5	-3.3	73.2	-1.4	25.9	2.0	2.7
غیر ملکی	140.4	299.6	18.7	113.4	0.7	4.3	0.2	0.4
غیر سودی اخراجاتِ جاریہ	1898.5	1817.1	42.5	-4.3	18.4	-2.2	2.8	2.2
دفاعی امور اور خدمات	520.5	638.9	7.0	22.7	1.1	3.2	0.8	0.8
پنشن	251.7	321.2	19.6	27.6	1.3	1.9	0.4	0.4
حکومت چلانے کے اخراجات	209.9	226.7	7.4	8.0	0.5	0.5	0.3	0.3
زرِ اعانت	313.4	196.6	143.0	-37.3	6.0	-3.2	0.5	0.2
صوبوں اور دیگر کو گرانٹس	603.0	433.7	94.1	-28.1	9.5	-4.6	0.9	0.5
صوبوں کو گرانٹس	54.1	44.6	19.4	-17.6	0.3	-0.3	0.1	0.1
دیگر کو گرانٹس	548.9	389.2	106.9	-29.1	9.2	-4.3	0.8	0.5
(ب) ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری	**354.3**	**177.0**	**31.2**	**-50.1**	2.7	-4.8	**0.5**	**0.2**
مجموعی ترقیاتی اخراجات	**288**	**162**	**19**	**-44**	1.5	-3.4	**0**	**0**
سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام	288	162	24	-44	1.8	-3.4	0	0
جس میں صوبوں ترقیاتی گرانٹس	88.7	25.3	56.5	-71.4	1.0	-1.7	0.1	0.0
خالص قرض گاری	**66.0**	**15.2**	**145.3**	**-77.0**	1.3	-1.4	**0.1**	**0.0**
صوبوں	59.9	-30.5	-456.4	-150.9	2.5	-2.4	**0.1**	**0.0**
دیگر	6.1	45.7	-86.1	650.6	-1.2	1.1	**0.0**	**0.1**

* علاوہ از شماریاتی فرق

ماخذ: وزارتِ خزانہ

سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں بلند ترقیاتی اخراجات اور اخراجات جاریہ کی وجہ سے اس صورتِ حال میں مزید شدت آگئی (**جدول4.13** اور **شکل 4.18**)۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی کے اختتام تک، زرِ فاضل مالی سال کے ہدف کے محض 13.5 فیصد تک پہنچ سکا، جو جی ڈی پی کے لحاظ سے صرف 0.1 فیصد بنتا ہے۔

صوبائی اکاؤنٹس کے حوالے سے نمایاں ترین تخفیف پنجاب میں ہوئی، جس کے بعد بلوچستان اور سندھ کا نمبر آتا ہے۔ دوسری جانب خیبر پختونخوا میں 5.4 ارب روپے کا خسارہ درج کیا گیا (**شکل 4.19**)۔

صوبائی محاصل

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی صوبائی محاصل میں 2.6 فیصد کی قدرے معتدل نمو دیکھی گئی؛ جس کی بنیادی وجہ وفاق کی جانب سے صوبوں کو رقوم کی منتقلیوں اور صوبوں کے اپنے محاصل میں سُست نمو تھی۔

اس میں مزید کمی وفاقی قرضوں اور منتقلیوں میں کمی کے سبب آئی۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں اپنے وسائل سے محاصل کی وصولی میں 373.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 338.8 ارب روپے تھا۔ بیشتر اضافہ ٹیکس محاصل کی بنا پر ہوا، جو بڑھ کر 303 ارب روپے ہوگیا۔ ٹیکس محاصل میں تمام صوبوں میں خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی نمایاں رہی، جس کے بعد دیگر ٹیکسوں اور اسٹامپ ڈیوٹی کا نمبر آتا ہے۔

جدول 4.12: پی ایس ڈی پی کے اہداف بمقابلہ رقوم کی تقسیم

ارب روپے

وزارت/ڈویژن	پی ایس ڈی پی اختصاص	اخراجات	
		جولائی تا دسمبر	فیصدی اختصاص
صوبے اور خصوصی علاقے (جو پہلے ایف ڈی/کے اے اینڈ جی بی کے دائرہ کار میں آتے تھے)	139.6	20.6	14.7
نیشنل ہائی وے اتھارٹی	117.3	25.9	22.1
آبی ذخائر ڈویژن	97.6	22.1	22.6
کابینہ ڈویژن	87.1	13.2	15.2
ہائر ایجوکیشن کمیشن	44.7	5.2	11.6
این ٹی ڈی سی/پیپکو	43.0	36.5	84.8
منصوبہ بندی ترقیاتی اور خصوصی اقدامات ڈویژن	37.2	1.4	3.8
ریلویز کی تین ڈویژنز	32.6	4.5	13.7
ہاؤسنگ اینڈ ورکس ڈویژن	18.7	2.6	14.1

ماخذ: *سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام 2022-23ء اور ** پی ایس ڈی پی 2022-23ء، وزارت/ڈویژن کی سمری (جولائی تا دسمبر 2022ء)، منصوبہ بندی کمیشن، وزارت منصوبہ بندی، ترقیات اور خصوصی اقدامات

صوبوں کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب نے سب سے زیادہ ٹیکس وصول کیا، اس کے بعد سندھ اور خیبر پختونخوا (**شکل 4.20**)۔ 2022-23ء صوبوں کی جانب سے پیش کردہ متعلقہ میزانیوں میں مختلف ٹیکس اقدامات کا اعلان کیا گیا۔ مثلاً، پنجاب کے ریونیو حکام کی جانب سے ٹیکس اصلاحات کے اقدامات یہ ہیں: (1) 30 سے زائد شعبوں کے لیے خدمات پر سیلز ٹیکس کی پست شرح میں توسیع؛ (2) صوبائی ٹیکس کے طریقہ کار کو دیگر ریونیو اتھارٹیز بشمول ایف بی آر کے ساتھ مربوط کرنا؛ 3) گاڑیوں کی 90 فیصد رجسٹریشن اور الیکٹرک گاڑیوں پر ٹوکن ٹیکس کی چھوٹ؛ 4) شہری علاقوں کے لیے اسٹیمپ ڈیوٹی میں 1 سے 2 فیصد تک اضافہ۔ 5) لگژری ہاؤس ٹیکس کی شرح میں اضافہ۔[47]

گزشتہ مالی سال کی طرح سندھ کے صوبائی حکام نے بجٹ 2022-23ء میں کسی نئے ٹیکس کا اعلان نہیں کیا۔ مزید برآں، حکومتِ سندھ کے متعدد اقدامات یہ ہیں: (1) کاٹن فیس، پروفیشنل ٹیکس اور انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی کی وصولی کی خصوصی معطلی؛ (2) برآمدات سے متعلق شعبے کے لیے سندھ انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس پر لیوی سے استثنا؛ 3) ٹول مینوفیکچرنگ خدمات پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ اور بھرتی کرنے والے ایجنٹوں پر شرح میں کمی؛ 4) کیبل ٹی وی آپریٹرز کی خدمات پر 10 فیصد لیوی کی پست شرح، جبکہ دیہی علاقوں میں پیمرا لائسنس 'آر' کے ساتھ کام کرنے والوں کو ایس ایس ٹی سے مستثنیٰ قرار دینا؛ 5) گھریلو باورچیوں سے کھانے کی ترسیل کے چینلز کے ذریعے وصول ہونے والے کمیشن چارجز پر ایس ایس ٹی کی شرح کو 1 سے کم کرکے 8 فیصد کرنا۔[48]

بجٹ 2022-23ء میں خیبر پختونخوا حکومت نے گزشتہ مالی سال کے لیے اعلان کردہ ٹیکسوں کی پست شرح برقرار رکھی۔ اس کے ساتھ ساتھ گاڑیوں کی پہلی بار رجسٹریشن پر صارفین کو ایکسائز ڈیوٹی میں 20 فیصد چھوٹ ملے گی۔ حکومت نے کیپٹل ویلیو ٹیکس (سی وی ٹی) اور رجسٹریشن فیس سے مکمل استثنا کے ساتھ اراضی پر صفر ٹیکس کا بھی اعلان کیا۔[49]

غیر ٹیکس صوبائی محاصل م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 43.1 فیصد تھے جو م س 23ء کی پہلی ششماہی میں کم ہو کر 4.5 فیصد رہ گئے۔ اس مایوس کن نمو کو صوبائی خزانے بالخصوص خیبر پختونخوا کے اکاؤنٹس میں پن بجلی کے منافع کی عدم منتقلی سے منسوب کیا جاتا ہے۔

بنیادی طور پر خیبر پختونخوا کے ضم شدہ اضلاع میں جاری ترقیاتی اخراجات کی مالکاری کے لیے جاری ہونے والے وفاقی قرضے اور گرانٹس کے سلسلے میں رواں سال

[47] ماخذ: بجٹ کی جھلکیاں، 2022-23ء، محکمہ خزانہ، حکومتِ پنجاب

[48] ماخذ: بجٹ تقریر، 2022-23ء، محکمہ خزانہ، حکومتِ سندھ

[49] ماخذ: بجٹ تقریر، 2022-23ء، محکمہ خزانہ، حکومتِ خیبر پختونخوا

شکل 4.22: ترقیاتی اخراجات کی ترجیحات (ترقیاتی اخراجات میں حصہ)

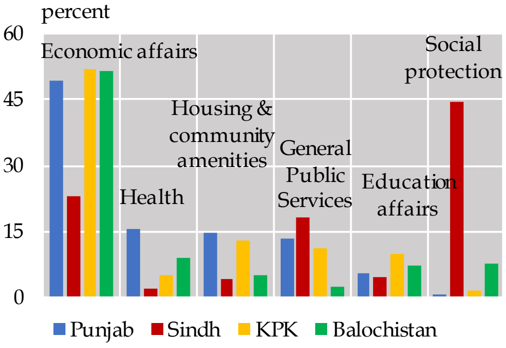

Source: Ministry of Finance

			سال بسال نمو				سال بسال نمو	
			ش1م س22ء	ش1م س23ء	سہ م1 س23ء	سہ م2 س23ء	سہ م1 س23ء	سہ م2 س23ء
			34.8	**2.6**	**1,050.7**	**1,242.4**	**-2.5**	**7.3**
			32.4	11.0	880.3	999.7	9.0	12.7
			138.0	-80.6	-10.6	49.9	-110.4	-50.8
			15.6	10.3	180.9	192.8	7.0	13.5
			10.3	11.7	148.2	154.9	9.9	13.5
نان ٹیکس	67.6	70.7	43.1	4.5	32.8	37.9	-4.3	13.6
ب۔ مجموعی اخراجات (الف+ب+ج)	**1,755.0**	**2,191.9**	**25.1**	**24.9**	**832.7**	**1,359.2**	**4.0**	**42.4**
الف۔ جاریہ	1,396.2	1,733.3	9.0	24.1	714.0	1,019.3	10.2	36.2
ب۔ ترقیاتی	365.8	454.4	60.7	24.2	152.2	302.2	-1.0	42.6
ج۔ شماریاتی فرق	-6.9	4.1	-93.4	-160.0	-33.6	37.7	3,693.2	-724.3
مجموعی توازن (الف منہا ب)	**480.8**	**101.2**	**88.4**	**-79.0**	**218.0**	**-116.9**	**-21.3**	**-157.3**

ماخذ: وزارتِ خزانہ

صرف 39.0 ارب روپے موصول ہوئے جبکہ م س22ء کی پہلی ششماہی میں یہ حجم 202.7 ارب روپے تھا۔

صوبائی مصارف

گزشتہ سال کی نسبت م س23ء کی پہلی ششماہی میں صوبائی مصارف کی مجموعی نمو لگ بھگ بغیر کسی تبدیلی کے 24.9 فیصد رہی۔ یہ اضافہ اخراجاتِ جاریہ کے باعث ہوا، جبکہ م س23ء کی پہلی ششماہی میں ترقیاتی اخراجات کی معتدل نمو دیکھی گئی (**شکل 4.21**)۔

اخراجاتِ جاریہ میں اضافے کو ابتداً انتظامی اور قانون ساز اداروں، مالی اور مالیاتی امور کے اخراجات سے منسوب کیا جاتا ہے، جو بنیادی طور پر متعلقہ صوبوں کی تنخواہوں اور پنشن کے اخراجات کا احاطہ کرتا ہے۔ علی الخصوص، پنجاب نے تمام ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد اضافے کے ہمراہ معینہ حدود سے کم الاؤنس حاصل کرنے والے ملازمین کے لیے 15 فیصد خصوصی الاؤنس کا اعلان کیا گیا۔[50]

شکل 4.21: پہلی ششماہی میں صوبائی اخراجاتِ جاریہ اور ترقیاتی اخراجات

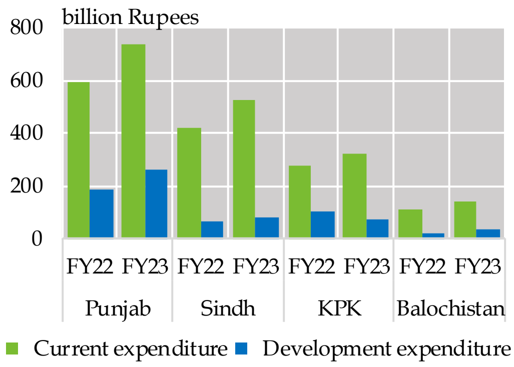

Source: Ministry of Finance

[50] ماخذ: بجٹ تقریر، 23-2022ء، محکمہ خزانہ، حکومتِ پنجاب

شکل 4.24: اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے سرکاری قرضے میں تبدیلی

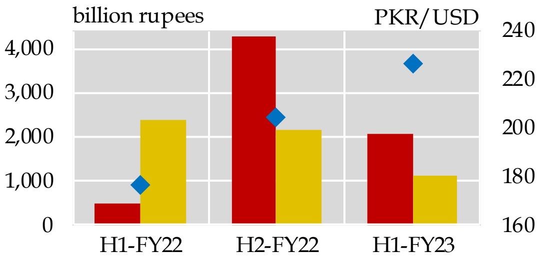

Domestic debt
External debt*
US$ last day weighted avg. exchange rate-rhs
*including debt from the IMF
Source: State Bank of Pakistan

دوسری جانب سندھ نے بی پی ایس ایک سے 16 گریڈ کے ملازمین کے لیے 33 فیصد اور اور اعلیٰ افسران کے لیے 30 فیصد (بنیادی تنخواہ پر) کے تفاوت الاؤنس کے علاوہ 15 فیصد کی شرح سے ایڈہاک ریلیف الاؤنس فراہم کیا۔ خیبر پختونخوا نے 15 فیصد کی شرح سے ایڈہاک ریلیف الاؤنس جاری کیا، جس میں تفاوت کم کرنے والے الاؤنس (ڈی آر اے) شامل نہیں؛ صوبے نے م س 23ء کے لیے پنشن میں 15 فیصد اضافے کا بھی اعلان کیا۔

مزید برآں، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً تمام صوبوں کے اخراجاتِ جاریہ تعلیم، صحت، امنِ عامہ اور سلامتی اور سماجی تحفظ پر مرکوز رہے۔ بالخصوص، تعلیم کے شعبے میں سندھ نے م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 115.5 ارب روپے خرچ کیے، یہ رقم صوبے کے اخراجات جاریہ کا تقریباً 22 فیصد اور پنجاب، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے 88.6 ارب روپے کے مجموعی تعلیمی اخراجات سے زیادہ ہے۔ تقریباً تمام صوبوں میں صحت کے اخراجات پر خصوصی توجہ مرکوز کی گئی اور زیادہ تر اخراجات اسپتال کی خدمات اور صحت کی انتظامیہ پر ہوئے۔

خاص طور پر پنجاب میں منتقلیوں کے تحت ہونے والے اخراجات مضبوط رہے، یہ اخراجات صحت اور تعلیم کے ضلعی حکام کو فنڈز کی منتقلی کی عکاسی کرتے ہیں، جس

شکل 4.23: قرضوں کے اظہاریے بطور جی ڈی پی کا فیصد

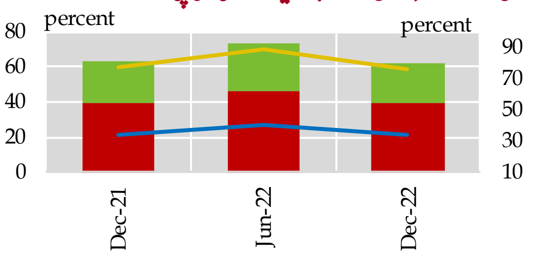

Public External Debt*
Domestic Debt
Total Debt and Liabilities-rhs
*Government External Debt + Debt from IMF
Estimated GDP for FY23
Source: State Bank of Pakistan

کا مقصد یہ ہے کہ مقامی حکومتوں کو عوامی ضروریات پوری کرنے کے لیے با اختیار بنایا جاسکے۔[51]

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں صوبائی ترقیاتی اخراجات میں 24.2 فیصد اضافہ ہوا جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 60.7 فیصد بڑھے تھے۔ پنجاب، خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں تعمیرات اور ٹرانسپورٹ شعبوں میں ترقیاتی اخراجات ترجیح بنے رہی۔ سندھ کے ترقیاتی اخراجات کا محور زراعت اور اس سے منسلک شعبے اور سماجی تحفظ کی خدمات کی فراہمی بنا رہا۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خیبر پختونخوا کے بیشتر ترقیاتی اخراجات ٹرانسپورٹ اور تعمیرات، زراعت اور اس سے منسلک شعبوں، کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام اور تیسرے درجے کے تعلیمی امور اور خدمات پر ہوئے۔

4.5 سرکاری قرضہ

واجب الادا قرضوں کا اسٹاک آخر دسمبر 2022ء میں 52.7 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا- جو م س 23ء کی پہلی ششماہی میں 3.5 ٹریلین روپے کا اضافہ ہے، اس کی نسبت م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 2.8 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں کے دوران قرض جمع ہونے کی رفتار تقریباً 7.2 فیصد تھی، جو

[51] ماخذ: وائٹ پیپر، بجٹ م س 23-2022ء، محکمہ خزانہ، حکومتِ پنجاب

پچھلے سال کی اسی مدت سے کافی مماثلت رکھتی ہے۔ جی ڈی پی کے لحاظ سے، آخر دسمبر 2022ء میں سرکاری قرضہ کم ہو کر 62.7 فیصد رہ گیا، جو آخر دسمبر 2021ء میں 63.8 فیصد تھا (**شکل 4.23**)۔[52]

م س23ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری قرضوں میں بڑا اضافہ ملکی ذرائع سے ہوا۔ جس کا حصہ تقریباً 58.9 فیصد رہا (**شکل 4.24**)۔ ملکی قرضوں میں اس اضافے کی بنیادی وجہ بڑا مالیاتی خسارہ اور بیرونی ذرائع سے ناکافی رقوم کی آمد تھی۔ نتیجتاً، حکومتِ پاکستان کو اپنی مالیاتی ضروریات پوری کرنے کے لیے ملکی قرضوں پر انحصار کرنا پڑا۔

مزید برآں، بیرونی قرضوں کے اسٹاک میں (ڈالر میں) کمی آئی، جو قرضوں کی اصل رقوم کی طے شدہ واپسی اور محدود غیر ملکی مالکاری کے باعث ہوئی۔ عرصیت کی تکمیل کے لحاظ سے، پی آئی بیز اور حکومتِ پاکستان کے اجارہ صکوک کی شمولیت کے ساتھ، اور قلیل مدتی آلات کی عرصیت کی تکمیل جیسے ٹی بلز (عرصیت سے منہا) اور بیرونی تجارتی قرضوں کے سبب سرکاری قرضہ طویل مدتی آلات کی طرف مائل ہوا (**شکل 4.25 الف، 4.25 ب اور 4.25 ج**)۔

اگرچہ خاکہ ٔ قرض کی طوالت نے اجرائے ثانی کے خطرے کو کم کر دیا ہے، تاہم مالکاری کا بڑا حصہ رواں شرح پر ہونے کے سبب نوقیمت بندی کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ چونکہ ان آلات کی کوپن ادائیگیاں (یا کرایہ کی شرحیں) سہ ماہی اور ششماہی ٹی بلوں سے منسلک ہیں، اس لیے سودی شرحوں میں اضافہ نوقیمت بندی کے خطرے کے ہمراہ ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں اضافے پر منتج ہوئی۔

شکل 4.25 الف: سرکاری قرضے کے اجزائے ترکیبی

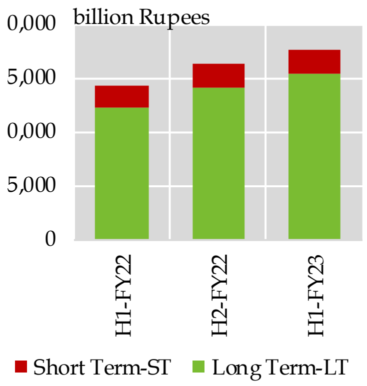

ource: State Bank of Pakistan

شکل 4.25 ب: ملکی قرضے کے اجزائے ترکیبی

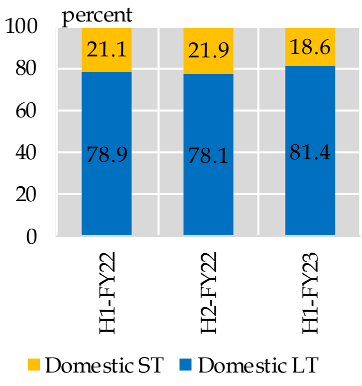

Source: State Bank of Pakistan

شکل 4.25 ج: بیرونی قرضے کے اجزائے ترکیبی

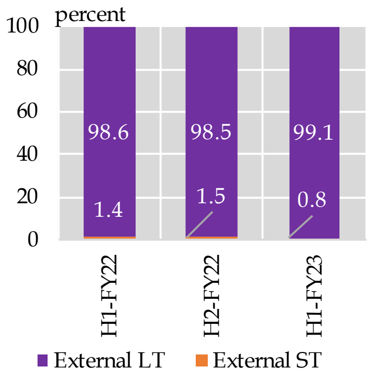

Source: State Bank of Pakistan

[52] آخر دسمبر 2022ء کے لیے سرکاری قرضے کا تعین م س23ء کے لیے جی ڈی پی کے تخمینے سے کیا گیا۔

شکل 4.26: ادائیگی قرض کی صلاحیت

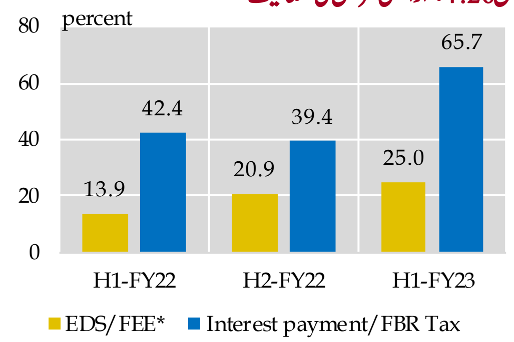

*EDS: External debt Servicing
*FEE: Foreign Exchange Earnings
Source: Ministry of Finance & State Bank of Pakistan

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ملکی اور بیرونی دونوں قرضوں کی بڑھتی ہوئی ادائیگیوں کے پس منظر میں، ایف بی آر کے ہدف سے کم محاصل اور پست بیرونی رقوم کے سبب ملک کی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں کمی آئی (**شکل 4.26**)۔[53] درآمدات میں بہ سُرعت کمی کے باعث ایف بی آر کے محاصل کی وصولی ہدف سے کم رہی۔[54] دوسری جانب برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زرِ میں سُست روی زرمبادلہ کی کمائی میں کمی کی وجہ بنی۔ مزید برآں، نیا پاکستان سرٹیفکیٹس کی سرمایہ کاری میں بھی کمی آئی (**شکل 4.27**)۔ نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں سُست روی مرکزی بینکوں، خاص طور پر فیڈرل ریزرو کی طرف سے زری سختی

شکل 4.27: نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں سہ ماہی وار سرمایہ کاری

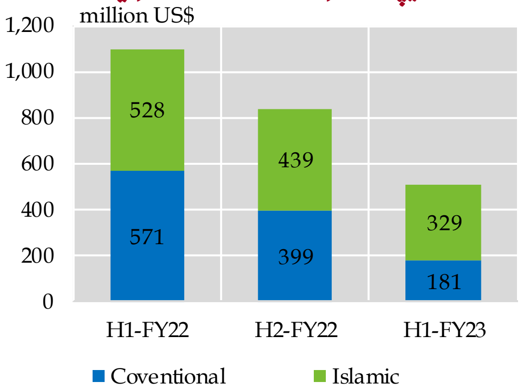

State Bank of Pakistan

اور ملکی خطرے میں اضافے کے باعث آئی ہے۔ مزید برآں، فیڈرل ریزرو کی شرح سود میں اضافے اور لائبور بڑھنے کے سبب رواں شرح پر بیرونی قرضوں کی سودی ادائیگیوں میں اضافہ ہوا۔

ملکی قرضہ

آخر دسمبر 2022ء میں ملکی قرضوں کا اسٹاک بڑھ کر 33.1 ٹریلین روپے تک جاپہنچا- جو م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 6.7 فیصد کی نمو بنتی ہے، اس کی نسبت م س 22ء کی پہلی ششماہی میں حجم 1.8 فیصد تھا (**جدول 4.14**)۔ اس

شکل 4.28 الف: اداروں کے اعتبار سے ملکی قرضے میں اضافہ

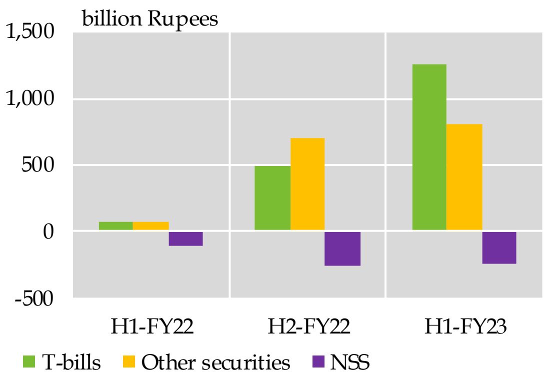

Source: State Bank of Pakistan

شکل 4.28 ب: ملکی قرضے میں نان بینک سرمایہ کاری

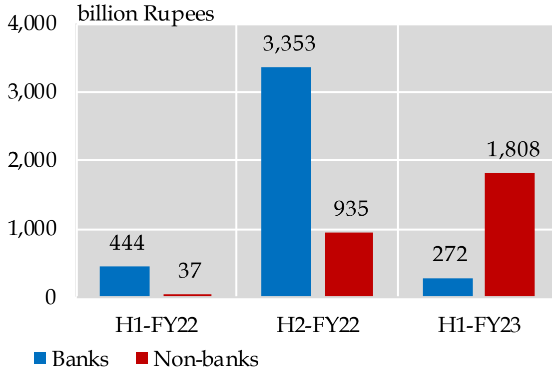

Source: State Bank of Pakistan

[53] قرض واپسی کی صلاحیت کا تعین دو تناسبات سے کیا جاتا ہے: (1) ملکی سودی ادائیگیاں تا ایف بی آر کے ٹیکس اور (2) سرکاری بیرونی قرض کی واپسی تا زرمبادلہ کے مکسوبات۔

[54] م س 23ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات سے متعلق ٹیکسوں کا حصہ مجموعی ٹیکس محاصل میں تقریباً 42 فیصد (خالص بنیادوں پر) رہا، جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 52 فیصد تھا۔

جدول 4.14 :سرکاری ملکی قرضہ اور واجبات (جولائی تا دسمبر)

ارب روپے

	اسٹاک		ملکی قرضے میں حصہ		بہاؤ		نمو	
	دسمبر22ء	دسمبر23ء	دسمبر22ء	دسمبر23ء	م س22ء	م س22ء	م س22ء	م س23ء
(I) مستقل قرضہ	17,456.7	23,829.6	65.3	72.0	1,552.6	2,985.9	9.8	14.3
جس میں								
حکومتِ پاکستان کا اجارہ صکوک	1,229.7	2,644.6	4.6	8.0	564.5	364.8	84.9	16.0
بیع موجل صکوک	201.0	23.2	0.8	0.1	-	-	-	-
پی آئی بیز	15,174.9	20,301.2	56.7	61.3	584.9	2,614.2	4.0	14.8
انعامی بانڈز	372.0	381.6	1.4	1.2	(71.7)	7.0	(16.2)	1.9
(II) متغیر قرضے	5,643.5	6,156.3	21.1	18.6	(1,036.9)	(647.8)	(15.5)	(9.5)
جس میں								
مارکیٹ ٹریژری بلز	5,592.2	6,091.1	20.9	18.4	(1,084.8)	(661.3)	(16.3)	(9.8)
(III) غیر فنڈ قرضہ	3,604.0	3,073.2	13.5	9.3	(42.0)	(262.8)	(1.2)	(7.9)
جس میں								
قومی بچت اسکیم (انعامی بانڈز سے منہا)	3,465.3	2,961.1	13.0	8.9	(32.7)	(247.2)	(0.9)	(7.7)
IV۔ غیر ملکی کرنسی تمسکات	7.5	9.5	0.0	0.0	0.8	0.8	11.3	9.3
V۔ نیا پاکستان سرٹیفکیٹ	39.2	47.5	0.1	0.1	10.9	2.5	38.6	5.5
حکومت کے ملکی قرضے (I+II+III+IV+V)	**26,750.9**	**33,116.3**	**100.0**	**100.0**	**485.5**	**2,078.8**	**1.9**	**6.7**

ماخذ: بینک دولتِ پاکستان

اضافے کے بنیادی عوامل مالکاری کی ضرورت میں اضافہ اور بیرونی ذرائع سے رقوم کی ناکافی آمد تھی، جس نے حکومت کو بلند شرح سود کے باوجود ملکی منڈی پر انحصار کرنے پر مجبور کر دیا۔

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں حکومتی قرضے کی بیشتر مالکاری نان بینکس کے ذریعے ہوئی

ادارہ وار اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں زیادہ تر ملکی قرضہ نان بینکوں سے لیا گیا، کیونکہ یہ ادارے پُرکشش شرحوں اور کم خطرے کی وجہ سے ٹی بلز اور دیگر سرکاری تمسکات میں گہری دلچسپی رکھتے تھے (**شکل 4.28الف** اور **4.28ب**)۔

ملکی قرضوں میں تمام تر اضافہ پی آئی بیز اور حکومتِ پاکستان کے اجارہ صکوک میں مرتکز تھا

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ملکی قرضوں میں زیادہ تر اضافہ پی آئی بیز اور شریعت سے ہم آہنگ بانڈز کے باعث ہوا۔ جبکہ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں قومی بچت اسکیموں (پرائز بانڈز سے منہا) اور ٹی بلز رقوم کا خالص انخلا درج کیا گیا (**شکل 4.29**)۔

حکومتِ پاکستان کا طویل مدتی آلات پر انحصار میں اضافہ طویل مدتی اور شریعت سے ہم آہنگ تمسکات پر منتقلی کے ذریعے سرکاری خاکۂ قرض میں توسیع کی حکمت عملی کا نتیجہ ہے۔ تاہم، ملکی قرضے کے بڑے حصے کا ارتکاز رواں شرح آلات میں ہونے کی وجہ سے رواں شرح پی آئی بیز اور اجارہ صکوک (وی آر آر) کا حصہ آخر جون 2022ء میں 41.6 فیصد سے بڑھ کر آخر دسمبر 2022ء میں 49.5 فیصد تک جا پہنچا۔ نتیجتاً، بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں نوقیمت بندی کا خطرہ بڑھ گیا

جدول4.15: سرکاری بیرونی قرضہ (جولائی تا دسمبر)

ملین ڈالر

	اسٹاک		سرکاری بیرونی قرضے میں حصہ (فیصد)		شش 1 کے اسٹاک میں تبدیلی		شش 1 کی نمو (فیصد)	
	دسمبر21ء	دسمبر22ء	دسمبر21ء	دسمبر22ء	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء
سرکاری بیرونی قرضہ(1+2)	90,556	86,565			4,099	(2,273)	5	(3)
1. **حکومت کا بیرونی قرضہ**	83,824	78,949	93	91	4,751	(2,992)	6	(4)
جس میں								
i) طویل مدتی (ایک سال سے زائد)	82,547	78,261	91	90	4,332	(2,331)	6	(3)
پیرس کلب	10,146	8,459	11	10	(580)	(773)	(5)	(8)
کثیر فریقی	34,634	36,376	38	42	798	2,353	2	7
دیگر دوطرفہ	17,929	18,025	20	21	3,107	(28)	21	(0)
یورو صکوک بانڈز	7,800	7,800	9	9	-	(1,000)	-	(11)
کمرشل قرضے اور قرضے	10,218	6,894	11	8	522	(2,587)	5	(27)
نیا پاکستان سرٹیفکیٹ	1,338	658	1	1	529	(295)	65	(31)
ii) قلیل مدتی (ایک سال سے کم)	1,277	688	1	1	419	(661)	49	(49)
جس میں								
کثیر فریقی	1,067	687	1	1	561	(640)	111	(48)
مقامی کرنسی میں تمسکات	210	-	0	-	(142)	(22)	(40)	(99)
2. **آئی ایم ایف سے**	6,732	7,616	7	9	(651)	719	(9)	10
زرمبادلہ میں واجبات	11,642	10,979	-	-	2,879	(155)	33	(1)
مرکزی بینک کے ڈپازٹس	2,700	2,700	-	-	-	-	-	-
ایس ڈی آر کا اختصاص	4,149	3,906	-	-	2,739	9	194	-

ماخذ: بینک دولتِ پاکستان

ہے۔ اگرچہ یہ سود کی ادائیگیوں پر دباؤ ڈال رہا ہے، تاہم خاکہ ٔملکی قرض طویل ہونے کی وجہ سے اس نے نوقیمت بندی کا خطرہ کم کر دیا ہے۔

پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز)

م س23ء کی پہلی ششماہی میں PIBs کا اسٹاک 14.8 فیصد بڑھ کر 20.3 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا، جس میں م س22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 4.0 فیصد نمو ہوئی تھی (**جدول4.14**)۔ پی آئی بیز میں یہ تیز تر اضافہ – تقریباً 78.3 فیصد – بڑی حد تک رواں شرح پی آئی بیز (پی ایف ایلز) کے باعث ہوا، کیونکہ سرمایہ کار پُرکشش منافع کی وجہ سے پی ایف ایلز میں سرمایہ کاری کر رہے تھے۔ تاہم، پی ایف ایلز نے بڑھتی ہوئی شرح سود کے باعث حکومت کے لیے قرض گیری کی لاگت میں اضافہ کر دیا ہے (**شکل4.30الف**)۔ مزید برآں، معین پی آئی بیز کے خاکہ ٔنیلامی میں پیشکش کردہ رقم سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلند شرح سود کی وجہ سے سرمایہ کار وسط مدتی آلات میں زیادہ دلچسپی رکھتے تھے (**شکل4.30ب**)۔

حکومتِ پاکستان کے اجارہ صکوک

م س23ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نے اجارہ صکوک (خالص بنیادوں پر) کے ذریعے 364.8 ارب روپے اکٹھے کئے، جو بنیادی طور پر متغیر رینٹل شرحوں (وی آر آر) پر مشتمل تھے اس کی نسبت م س22ء کی پہلی ششماہی میں یہ حجم 632.5 ارب روپے تھا (**شکل4.31الف** اور **جدول4.14**)۔ روایتی قرض کے آلات کی

شکل 4.29: بلحاظِ تمسک ملکی قرضوں کا خالص بہاؤ

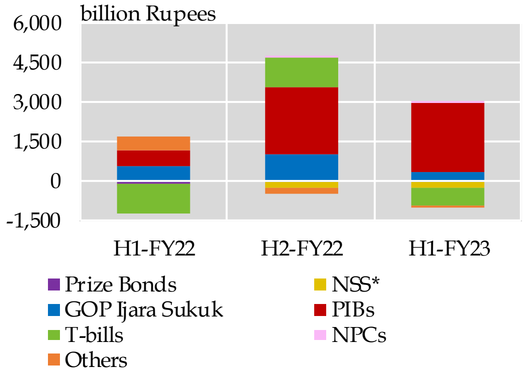

Source: State Bank of Pakistan

طرح، سرمایہ کار پُرکشش نفع سے فائدہ اٹھانے کے لیے شریعت سے ہم آہنگ رواں شرح آلات میں سرمایہ کاری کرنے کی طرف مائل رہے۔ تاہم، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نے بلند شرحوں اور طویل عرصیت کے حامل صکوک کی وجہ سے ہدف سے کم رقم قبول کی (**شکل 4.31ب**)۔[55]

پرائز بانڈز

م س 19ء کی پہلی ششماہی کے بعد م س 23ء کی پہلی ششماہی میں پہلی مرتبہ انعامی بانڈز میں رقوم کی خالص آمد دکھائی دی (**جدول 4.14**)۔ خالص رقوم کی بیشتر آمد 1500 روپے مالیت والے بانڈز میں ہوئی، جس کے بعد 750 روپے اور 25 ہزار روپے (پریمیم) مالیت کے بانڈز کا نمبر آتا ہے۔ حکومت نے معیشت کی دستاویزیت بہتر بنانے اور انسداد منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی اعانت سے نمٹنے کے نظام (اے ایم ایل / سی ایف ٹی) کو مزید تقویت دینے کے لیے بلند مالیت کے حاملِ ہٰذا بانڈز[56] بند کر دیے اور ان کی جگہ 25 ہزار روپے اور 40 ہزار روپے مالیت کے پریمیم بانڈز متعارف کرائے۔ نتیجتاً، سرمایہ کاروں نے دیگر حاملِ ہٰذا بانڈز کی طرف جانے کا فیصلہ کیا۔

ٹی بلز

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت نے 661.3 ارب روپے کے ٹی بلز (عرصیت سے منہا) کی رقوم واپس کیں۔ نتیجتاً، ٹی بلز کا ذخیرہ کم ہو کر 6.1 ٹریلین روپے رہ گیا ہے۔ اس کمی کے پس منظر میں بنیادی وجہ بولی کی بلند شرحوں کے باعث ہدف سے کم رقم کی قبول کرنا ہے (**شکل 4.32**)۔ مزید برآں، شرح سود میں اضافے کی وجہ سے سرمایہ کاروں کی سہ ماہی ٹی بلز میں دلچسپی نے حکومتی مالکاری پر دباؤ ڈالا، جس نے حکومت کو ہدف سے کم رقم قبول کرنے پر مجبور کیا۔

قومی بچت اسکیمیں–انعامی بانڈز سے منہا

م س 22ء کی پہلی ششماہی کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی بچت کی بیشتر اسکیموں میں مجموعی وصولیاں کم ہوئی تھیں (**شکل 4.33**)۔ مزید یہ کہ رقوم کے ادارہ جاتی انخلا اور نسبتاً کم نفع کے پس منظر میں مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد سے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس (ڈی ایس سی) اور اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس (ایس ایس سی) میں خالص رقوم کا انخلا مسلسل جاری ہے۔[57] دریں اثنا، اسی مدت کے دوران منافع کی فروغ پاتی شرحوں کے نتیجے میں پنشنرز بینیفٹ اکاؤنٹ (پی بی اے) میں رقوم کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ تاہم، م س 22ء کی پہلی ششماہی کے بعد سے ریگولر انکم سرٹیفکیٹس (آر آئی سی) اور اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس (ایس ایس اے) میں سرکاری تمسکات کی نسبت منافع کی غیر مسابقتی شرح کی وجہ سے رقوم کا خالص انخلا نظر آیا۔ اسی طرح م س 23ء کی پہلی ششماہی میں منافع کی شرح میں کمی کی وجہ سے بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس (بی ایس سی) میں کی رقوم کا انخلا ہوا۔[58]

---

[55] زیادہ تر صکوک پانچ سالہ مدت کے ہیں؛ صرف 10 ارب روپے کے صکوک تین سالہ مدت کے ہیں جو متغیر شرحوں پر جاری کیے گئے۔

[56] م س 21ء میں حکومت نے 7500 روپے، 15 ہزار روپے، 25 ہزار روپے اور 40 ہزار روپے والے انعامی بانڈز کا اجرا بند کر دیا۔

[57] اوسطاً، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ایس ایس سی اور سرکاری تمسکات (پی کے آر وی-ماہانہ اوسط) میں تفاوت تقریباً 200 بی پی ایس تھا، جبکہ ڈی ایس سی اور سرکاری تمسکات میں اوسط تفاوت تقریباً 64 بی پی ایس تھا۔

[58] اکتوبر 2022ء میں بی ایس سی پر نفع کی شرح 14.16 فیصد سے کم کر کے 13.92 فیصد کر دی گئی۔

شکل 4.30 الف: پی ایف ایلز کی نیلامی

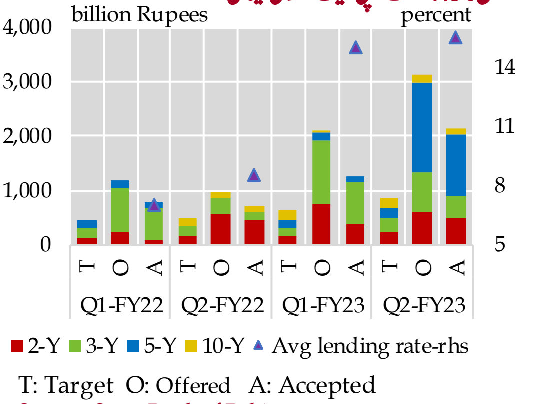

Source: State Bank of Pakistan

شکل 4.30 ب: معین پی آئی بیز کی نیلامی

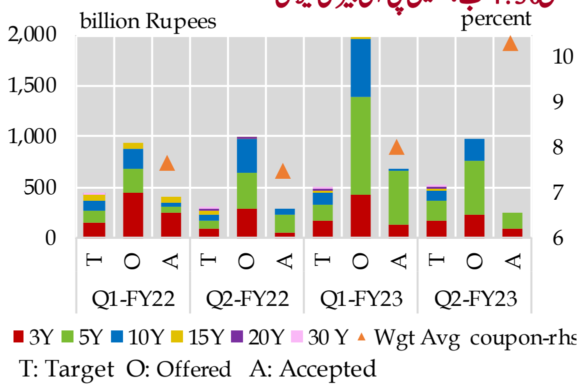

Source: State Bank of Pakistan

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی سودی ادائیگیوں میں بڑا اضافہ ہوا

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں 2.2 ٹریلین روپے تک پہنچ گئیں، جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 1.3 ٹریلین روپے تھیں۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران شرح سود میں بڑی حد تک اضافہ پی آئی بیز، ٹی بلز اور قومی بچت اسکیموں کے باعث ہوا، جو پالیسی ریٹ میں اضافے کا نتیجہ ہے (**شکل 4.34 الف**)۔ اس طرح، م س 22ء کی پہلی ششماہی کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹی بلز کی قطع شرح اور پی آئی بیز کے کوپن ریٹس میں تقریباً 700 تا 800 بی پی ایس کا اضافہ ہوا۔

مزید بر آں، واجب الادا قرض کے اسٹاک میں رواں شرح پی آئی بیز کے بڑھتے ہوئے حصے کے باعث خصوصاً ان آلات پر سودی ادائیگیوں میں اضافہ ہوا ہے[59] اس کے ساتھ ساتھ ٹی بلز کی سہ ماہی مدت کے باعث بھی سودی ادائیگیوں میں شدت آگئی۔ حکومت نے ٹی بلز میں ان تمسکات کے ذریعے بیشتر رقم جمع، وہ بھی م س 22ء کی چوتھی سہ ماہی اور م س 23ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلند شرح سود پر، کی، جو م س 23ء کی پہلی ششماہی میں سہ ماہی ٹی بلز کی سودی ادائیگیوں میں اضافے پر منتج ہوا (**شکل 4.34 ب**)۔

شکل 4.31 الف: حکومتِ پاکستان کے متغیر اجارہ صکوک

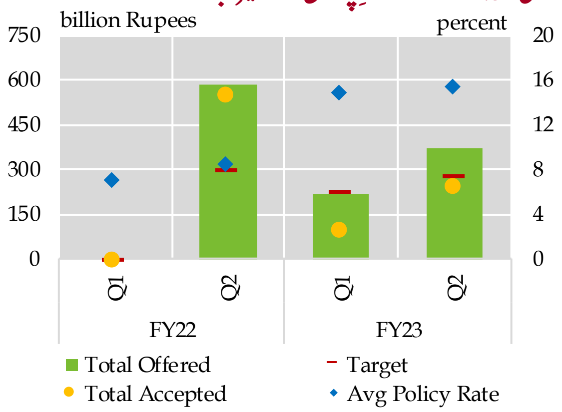

Source: State Bank of Pakistan

شکل 4.31 ب: حکومتِ پاکستان کے معین اجارہ صکوک

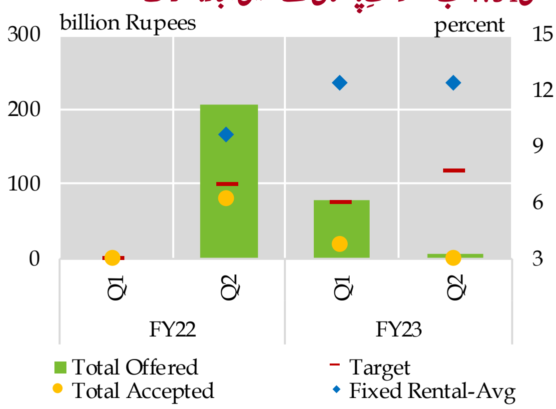

Source: State Bank of Pakistan

[59] رواں شرح پی آئی بیز کی سہ ماہی اور ششماہی سودی ادائیگیاں سہ ماہی اور ششماہی قطع شرح ٹی بلز سے منسلک ہیں۔

شکل4.32: ٹی بلز کی نیلامی: بلحاظِ تمسک

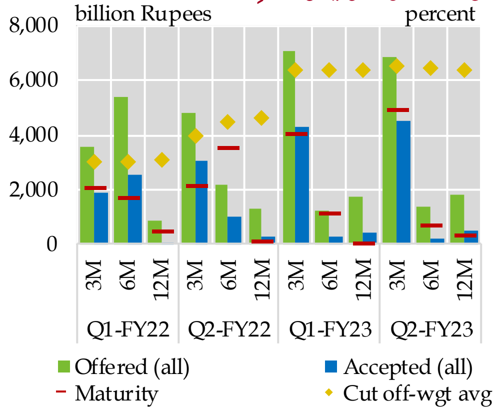

Source: State Bank of Pakistan

قومی بچت اسکیموں میں بھی بلند سودی شرحیں دیکھی گئیں، بالخصوص اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس اوراسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس میں، جو نفع کی شرحوں اور سابقہ اسٹاک پر نفع کی ادائیگیوں کا نتیجہ ہے(**شکل4.34ج**)۔

سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات

م س23ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری بیرونی قرضوں کے واجبات کے اسٹاک میں لگ بھگ 2.2 ارب ڈالر کی کمی آئی جبکہ م س22ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً 4.1

شکل4.33: پہلی ششماہی میں قومی بچت اسکیموں کا مجموعی بہاؤ

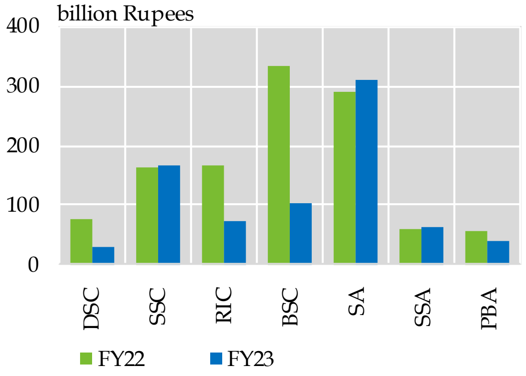

Source: State Bank of Pakistan

ارب ڈالر کا اضافہ ہوا تھا (**جدول 4.15**)۔ اس کمی کے پس منظر میں بنیادی محرکات یہ تھے: اوّل، قرضوں کی اصل رقم کی بلند واپسی؛ دوم، آئی ایم ایف کے نویں جائزے کی تکمیل میں تاخیر کے باعث محدود بیرونی مالکاری اور مالی منڈی کے سخت حالات؛ اور سوم، دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کا مضبوط ہونا۔

نیا پاکستان سرٹیفکیٹس (بیرونِ ملک مقیم افراد کی ملکیت) کی رقم میں خالص انخلا درج کیا گیا

شرح سود میں عالمی اضافے اور ملکی خطرے بڑھنے کے پس منظر میں، م س23ء کی پہلی ششماہی میں نیا پاکستان سرٹیفکیٹس (بیرونِ ملک مقیم افراد کی ملکیت) سے تقریباً295 ملین ڈالر کا خالص انخلا ہوا، باوجود اس کے کہ نومبر2022ء میں شرح منافع میں اضافے ہوا۔ مزید برآں، ہوسکتا ہے کہ موڈی اورفچ کی درجہ بندی میں کمی نے پاکستانی بانڈز پر سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مجروح کیا ہو۔

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں خالص بیرونی رقوم کی آمد وعدوں کی نسبت محدود رہیں

م س23ء کے لیے 22.8 ارب ڈالر کے وعدوں کے برعکس پاکستان کو م س23ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً 5.5 ارب ڈالر مجموعی بیرونی رقوم (بشمول سرکاری گرانٹس اور قرضے) کے طور پر موصول ہوئے۔ دوسری طرف، م س22ء میں 14.0 ارب ڈالر کے بجٹ تخمینے کے عوض م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 6.1 ارب ڈالر (ماسوائے وقتی ذخائر) موصول ہوئے۔[60] تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 22ء اور مالی سال 23ء دونوں کی پہلی ششماہیوں میں کثیر جہتی ذرائع مالکاری کا بنیادی ذریعہ تھے۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں کثیر جہتی ذرائع کے بعد آئی ایم ایف اور دوست ملکوں کا نمبر آتا ہے (**شکل4.35الف**)۔ تاہم، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں یوروبانڈز کے ذریعے رقم حاصل نہیں کی گئی باوجود اس کے کہ م س 23ء کے لیے بجٹ تخمینہ 2.0 ارب ڈالر ہے اور غیر یقینی معاشی صورتِ حال کے باعث 7.4 ارب ڈالر کے دعدوں کے عوض محض 200 ملین ڈالر کمرشل بینکوں سے موصول ہوئے۔

[60] اخذ: وزارت اقتصادی امور، اقتصادی امور ڈویژن

جدول 4.16: پہلی ششماہی میں بڑے عطیہ کنندگان کی خام بیرونی تقسیم اور استفادہ

ملین ڈالر

	منصوبہ		پروگرام/اعانت میزانیہ		دیگر		کُل	
عطیہ کنندہ	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء
ایشیائی ترقیاتی بینک	753	282	310	1,624	–	–	1,063	1,906
ایشیائی انفراسٹرکچر اور سرمایہ کاری بینک	38	21	–	500	–	–	38	521
اسلامی ترقیاتی بینک	4	16	–	–	800**	161**	805	177
آئی ایم ایف	–	–	–	1,166	–		–	1,166
عالمی بینک	513	380	425	293	اوسطاً24	اوسطاً16	962	690
چین	366	55	–	–	–		366	55
سعودی عرب	1		–	–	3000*		3,001	–
امریکہ	33	14	–	–	–		33	14

* میعادی ڈپازٹ سرکاری بیرونی قرضے میں شامل نہیں کیونکہ یہ بیرونی واجبات کا حصہ ہیں۔

قلیل مدتی قرضہ

اوسطاً ٹی ڈی پیز

ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن

مزید برآں، م س23ء کی پہلی ششماہی میں کثیر جہتی زمرے میں تقریباً 57 فیصد مالکاری ایشیائی ترقیاتی بینک سے موصول ہوئی، جس کے بعد ایشیائی انفراسٹرکچر سرمایہ کاری بینک اور عالمی بینک گروپ کا نمبر آتا ہے۔ جبکہ م س22ء کی پہلی ششماہی میں بیشتر سرمایہ کاری ایشیائی ترقیاتی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک (آئی ایس ڈی بی/ آئی ڈی بی) سے موصول ہوئی (**شکل 4.35ب**)۔

دریں اثنا، دوطرفہ زمرے میں م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سعودی عرب بڑا قرض گار تھا، جس کے بعد چین اور امریکہ کا نمبر آتا ہے۔ م س22ء کی پہلی ششماہی میں بیشتر مالکاری دو مؤخر الذکر ممالک (چین اور امریکہ) سے موصول ہوئی تھی۔ (**شکل 4.35ج**)۔

بیرونی رقوم کا بڑا حصہ پروگرام / اعانت میزانیہ کے لیے استعمال کیا گیا

تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ م س23ء کی پہلی ششماہی میں بیشتر بیرونی مالکاری کو پروگرام / اعانتِ میزانیہ کے لیے استعمال کیا گیا، اس کے بعد اِسے منصوبوں میں معاونت اور تیل اور ایل این جی درآمدات کے لیے بروئے کار لایا گیا (**جدول 4.16**)۔

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی قرضوں کی ادائیگی میں بڑا اضافہ درج کیا گیا

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان نے 8.9 ارب ڈالر کے سرکاری بیرونی قرضے واپس کیے، گذشتہ برس کے اسی عرصے میں یہ حجم 5.0 ارب ڈالر تھا (**جدول 4.17**)۔[61] مزید برآں، م س23ء کی پہلی ششماہی میں زرمبادلہ کے واجبات کے عوض 111 ملین ڈالر واپس کیے گئے، اس کی نسبت م س22ء کی پہلی ششماہی میں یہ حجم 173 ملین ڈالر تھا۔

[61] ریاستی قرضے میں اصل رقم اور سودی ادائیگیاں دونوں شامل ہیں۔

جدول 4.17: سرکاری بیرونی قرضہ (جولائی تا دسمبر)

ملین ڈالر

	مجموعہ		اصل رقم		سود	
	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء	م س22ء	م س23ء
1۔ سرکاری بیرونی قرضہ (الف+ب+ج)	5,055	8,927	4,202	7,512	853	1,415
الف۔ سرکاری قرضہ	4,189	7,485	3,420	6,232	769	1,253
جس میں						
پیرس کلب	6	621	5	521	1	101
کثیر فریقی	1,059	1,096	843	820	216	276
دیگر دوطرفہ	71	818	23	558	47	260
یوروصکوک بانڈز	1,307	1,319	1,000	1,000	307	319
کمرشل قرضے / قرض	1,732	2,960	1,549	2,722	183	238
غیر فعال قرضے	-	645	-	610	-	35
ب۔ آئی ایم ایف کا	585	617	516	480	69	137
ج۔ حکومت کا قلیل مدتی قرضہ	281	825	266	801	15	24
2۔ زرمبادلہ واجبات	173	111	-	-	173	111

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 4.34الف: ملکی قرضے کی سودی ادائیگیاں

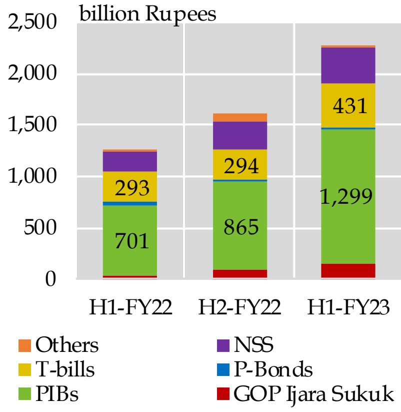

Source: State Bank of Pakistan

شکل 4.34ب: ٹی بلز کی سودی شرحیں

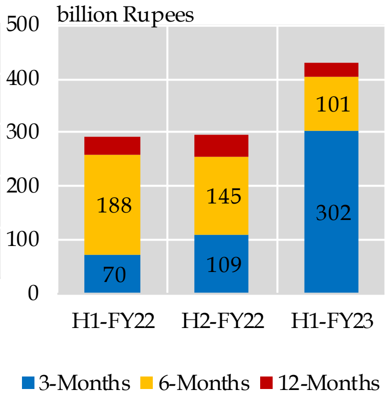

Source: State Bank of Pakistan

شکل 4.34ج: قومی بچت اسکیموں کی سودی شرحیں

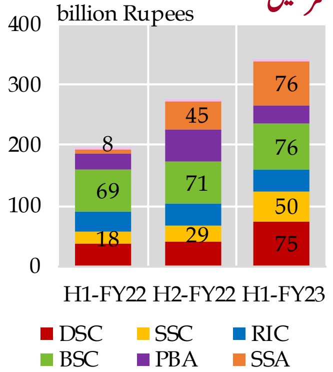

Source: State Bank of Pakistan

تفصیلی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ م س23ء کی پہلی ششماہی میں اصل رقوم کی واپسی اور سودی ادائیگیوں نے قرضوں کی بھاری واپسی میں اپنا کردار ادا کیا۔ تاہم، گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت م س23ء کی پہلی ششماہی میں بڑا اضافہ قرضوں کی اصل رقوم کی ادائیگیوں میں ہوا، جس میں 78.8 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ سودی ادائیگیاں 65.8 فیصد بڑھ گئیں۔

مزید تجزیہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ قرضوں کی واپسی کا ایک ضخیم حصہ کمرشل بینکوں کا تھا، اس کے بعد یوروبانڈز اور کثیر جہتی تنظیموں کا نمبر آتا ہے۔ م س23ء کی پہلی

شکل 4.35 الف: بیرونی قرضوں کی مجموعی فراہمی

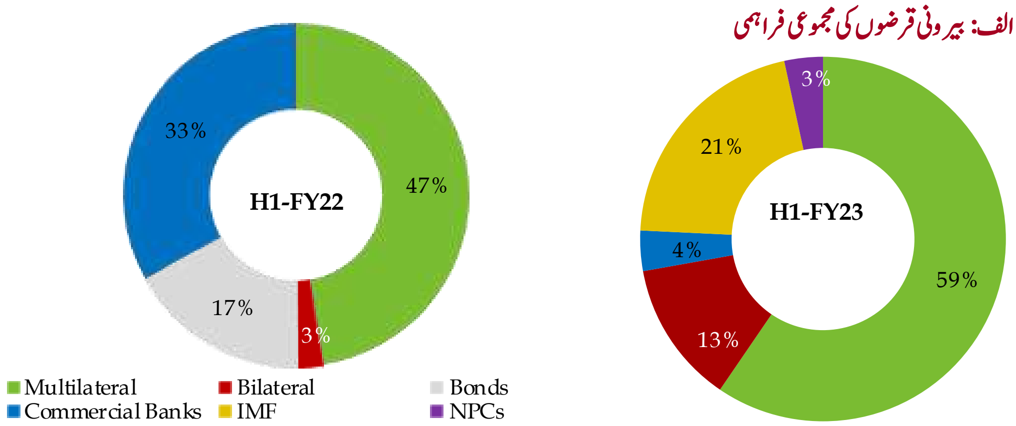

Source: Ministry of Economic Affairs, EAD

ششماہی میں قرضوں کی زیادہ واپسی کی وجوہ اوّل، قرضوں کی اصل رقم کی طے شدہ ادائیگی؛[62] دوسرا، عالمی زری سختی کے باعث لائبور کی شرحوں میں اضافہ۔ مثلاً، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں یو ایس ڈی لائبور کی سالانہ شرح 3.5 فیصد سے بڑھ کر 5.4 فیصد ہو گئی۔ چونکہ بیشتر بیرونی قرضوں کا معاہدہ لائبور کی شرح پر ہوتا ہے،[63] لائبور میں اضافے نے سود کی ادائیگیاں بڑھا دیں۔ تیسرا، دسمبر 2021ء میں قرض معطلی کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کی میعاد ختم ہو گئی، جس کی بدولت م س 22ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کی واپسی کم کرنے میں مدد ملی تھی۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس ریلیف کی عدم موجودگی میں بیرونی قرضوں کی واپسی میں اضافہ ہوا۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی قرضوں کی پائیداری میں ابتری آئی[64]

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کی بلند واپسی اور بیرونی رقوم کی پست آمد بالخصوص برآمدی مکسوبات اور ترسیلاتِ زر کی وجہ سے قرض کی پائیداری کے زیادہ تر اظہاریوں میں ابتری آئی۔ ملک میں مہنگائی اور سیلاب کے باعث عالمی طلب میں سُست روی برآمدات کی وصولیوں میں کمی کا باعث بنی ہے۔ مزید برآں،

شکل 4.35 ب: بیرونی قرضوں کی مجموعی فراہمی، کثیر قومی ادارے

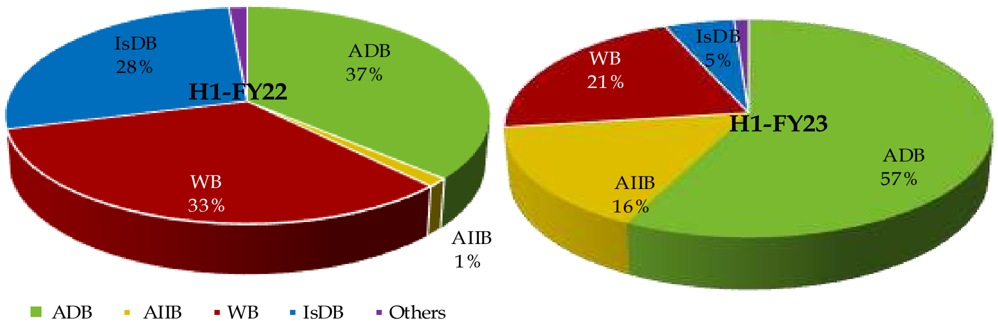

Source: Economic Affairs Division

[62] وزارت خزانہ کے سالانہ جائزۂ قرض برائے م س 21-2021ء کے مطابق م س 23ء میں 14.0 ارب ڈالر کے سرکاری بیرونی قرضے کی عرصیت مکمل ہو رہی ہے۔

[63] ماخذ: وزارت اقتصادی امور، اقتصادی امور ڈویژن۔

[64] بیرونی قرض کی پائیداری کی وضاحت کے لیے معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے 21-2021ء ملاحظہ کیجیے۔

شکل 4.35ج: بیرونی قرضوں کا مجموعہ - دوطرفہ

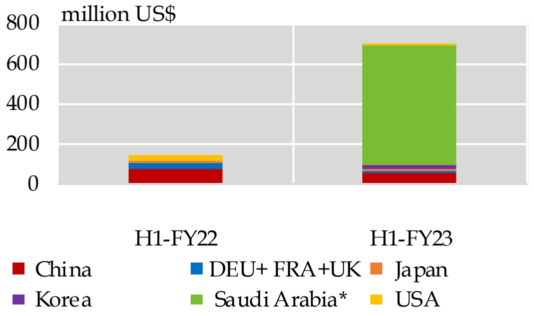

* does not include time deposit of US$ 3.0 billion in H1-FY22

Source: Eonomic Affairs Division

ہو سکتا ہے کہ انٹر بینک اور اوپن مارکیٹ کی شرحِ مبادلہ میں بلند تفاوت نے بیرونی رقوم کے ایک حصے جیسے ترسیلاتِ زر کو غیر رسمی ذرائع پر منتقل کر دیا ہو۔ مزید برآں، آئی ایم ایف کی قسط کی فراہمی میں تاخیر نے دوطرفہ اور کثیر فریقی قرض گاروں کی جانب سے ہونے والی مالکاری میں رکاوٹ ڈالی ہے۔

نتیجتاً، کُل ذخائر تا کُل بیرونی قرضے اور واجبات (ٹی ای ڈی ایل) اور اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر تا کُل بیرونی قرضے اور واجبات کے تناسبات میں ابتری آگئی (**شکل 4.36الف**)۔ مزید برآں، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں برآمدی وصولیوں اور ترسیلاتِ زر میں کمی کے باعث بیرونی قرضوں کی واپسی تا برآمدی کمائی اور بیرونی قرضوں کی واپسی تا زرِمبادلہ کی کمائی کے تناسب میں شدت آگئی۔ یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ: (1) قرض معطلی کے اقدام کے تحت قرضوں کی تشکیلِ نو کی وجہ سے بیرونی قرضوں اور واجبات میں کمی، اور (2) برآمدات اور ترسیلات زر دونوں میں اضافے کے نتیجے میں م س 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریوں میں بہتری دکھائی دی۔

جن عوامل نے سیالیت کے اظہاریوں کو کمزور کیا، ان میں زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی اور قرضوں کی واپسی میں اضافہ شامل تھے (**شکل 4.36ب**)۔ دریں اثنا، قلیل مدتی کمرشل قرضوں کی واپسی اور کثیر فریقی تنظیموں اور آئی ایم ایف (طویل مدتی) سے رقوم کی آمد کے نتیجے میں قلیل مدتی سرکاری بیرونی قرض تا سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات میں معمولی بہتری آئی۔

شکل 4.36الف: پہلی ششماہی میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے

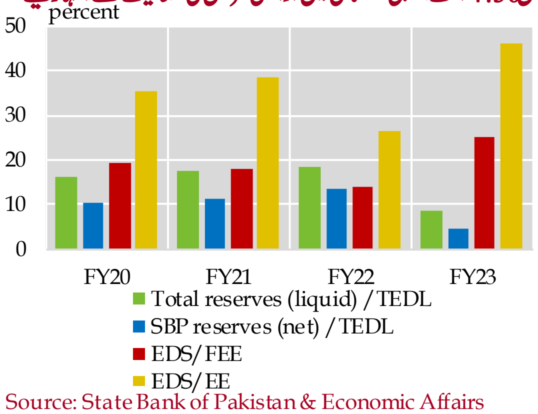

Source: State Bank of Pakistan & Economic Affairs Division

شکل 4.36ب: پہلی ششماہی میں سیالیت کے اظہاریے

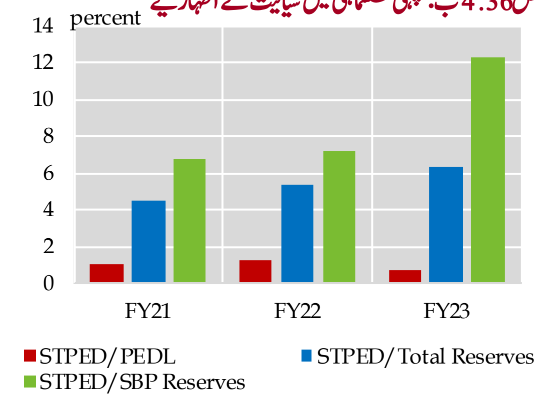

Source: State Bank of Pakistan & Economic Affairs Division